اسلامیات کی چھٹی کتاب

سلام

رہنمائے اساتذہ

فرحت جہاں

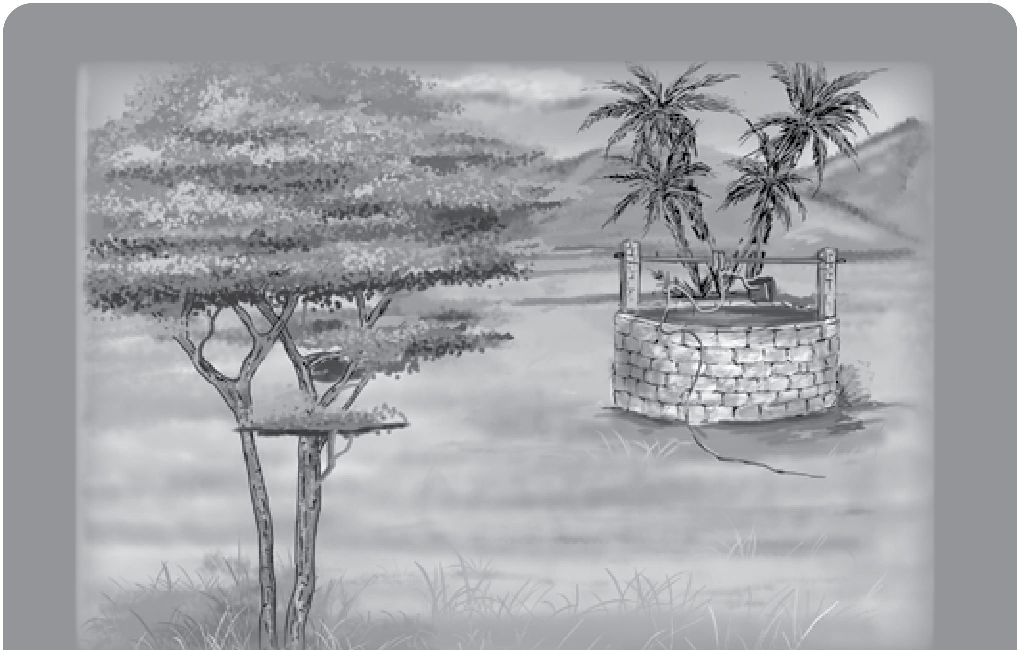

OXFORD
UNIVERSITY PRESS
اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس

تعارف

تدریسِ اسلامیات کا مقصد اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا عرفان حاصل کرنا ، قرآن و سنّت کی تعلیمات و ہدایات کو جاننا اور عملی زندگی میں انھیں نافذ کرنے کا شعور بیدار کرنا اور یہ باور کروانا ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حاضر و ناظر ہونے کا احساس پختہ کرنا ، جواب دہی کا شعور اُجاگر کرنا ، حقوق و فرائض سے آ گاہی دلانا ، تعصب ، فرقہ واریت ، عدم رواداری و عدم مساوات ، رزقِ حرام اور دیگر سماجی بُرائیوں سے بچانا اور اتحاد بین المسلمین کا درس دینا بھی اس مضمون کی تدریس کے مقاصد میں شامل ہے۔

تدریسِ اسلامیات کا ایک اور اہم مقصد طلبا کے ذہنوں میں اُن کی زندگی کا نصب العین واضح کرنا بھی ہے کہ اُن کے دنیا میں آنے کا مقصد صرف کھانا ، پینا اور جینا نہیں بلکہ اپنی زندگیوں میں اللہ تعالیٰ کے قوانین کے نفاذ کے ساتھ ساتھ اس کی تعلیمات دنیا بھر میں عام کرنے کی ذمہ داری بھی اُن پر عائد ہے۔ اس کے لیے اُنھیں اسلاف کے کارناموں سے واقفیت دلانا اور اُن کی زندگیوں سے رہنما اصول تلاش کرنا بھی ضروری ہے۔ طلبا کو یہ یقین دلانا بھی ضروری ہے کہ اُن کی عظمت و ترقی کا راز اور غلامی و محکومی سے بچنے کا طریقہ ایک ہی ہے اور وہ طریقہ دین پر ثابت قدمی اور استقامت ہے۔ طلبا کو یہ اعتماد فراہم کرنا بھی اہم ہے کہ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو دنیا میں امن و سلامتی اور تمام لوگوں کے حقوق کی یکساں فراہمی کا ضامن ہے۔

چنانچہ ضروری ہے کہ ان معمارانِ ملتِ اسلامیہ کی تعلیم و تربیت کے لیے موجود اساتذہ درج ذیل اوصافِ حمیدہ سے آراستہ ہوں:

- وہ فکر و عمل کے لحاظ سے دین کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہوں ، اُن کی شخصیت احکاماتِ الٰہی کا چلتا پھرتا نمونہ ہو۔
- وہ فرض شناس ، محبّت و شفقت اور دینی بصیرت کے حامل ہوں۔
- وہ تجوید اور عربی زبان سے واقفیت ، قرآن و سنّت اور دین کے احکامات کا علم اور اپنے شعبے میں مہارت رکھتے ہوں۔
- وہ فنِ تدریس سے واقف ، سمعی و بصری معاونات اور تدریس کے شعبے میں ہونے والی جدید تحقیق سے فائدہ اٹھاتے ہوں۔

- اُن کا علم محض درسی کتب تک محدود نہ ہو بلکہ وہ سیرت ، تاریخِ اسلام ، تقابلِ ادیان اور فقہی مسائل سے بھی واقفیت رکھتے ہوں تاکہ طلبا کو اضافی معلومات دینے کے ساتھ ساتھ اُنھیں عملی زندگی میں بھی رہنمائی فراہم کرسکیں۔
- وہ خود بھی حُبُّ الوطنی ، رواداری اور مساوات کے اصولوں پر کار بند ہوں اور اپنے طلبا کو بھی فرض شناس ، انسان دوست ، کارآمد شہری ، محبِّ وطن پاکستانی اور اتحاد بین المسلمین کا داعی بنا سکیں۔

اساتذہ کی سہولت کے پیشِ نظر رہنمائے اساتذہ میں تدریسِ اسلامیات کی درست سمت میں رہنمائی فراہم کی گئی ہے۔ اس میں تدریسِ اسباق کی تیاری ، حل شدہ مشقیں ، اضافی مواد ، سمعی و بصری معلومات اور متعدد سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں ، جو یقیناً تدریسی عمل کو مؤثر اور دلچسپ بنانے میں اہم کردار ادا کریں گی اور طلبا کی تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے میں مددگار ثابت ہوں گی۔

فرحت جہاں

عنوانات

- تقسیمِ نصاب vi
- اقداماتِ تدریس........................ viii

باب اوّل : القرآن الکریم

- ناظرہ قران ۱
- حفظِ قرآن ۷
- حفظ و ترجمہ ۱۵

باب دوم : ایمانیات وعبادات

- اللہ تعالیٰ پر ایمان ۲۴
- اذان : فضیلت و اہمیت........................ ۲۹
- نماز : اہمیت وفضیلت اور فرائض ۳۳
- نمازِ جنازہ اور اس کی اہمیت ۳۸
- حج اور اس کی اہمیت ۴۲

باب سوم : سیرتِ طیّبہ ﷺ

- صلحِ حدیبیہ ۴۷
- فرماں رواؤں کو دعوتِ اسلام ۵۰
- غزوۂ خیبر ۵۴

باب چہارم : اخلاق و آداب

- طہارت ، پاکی اور پاکیزگی ۵۷
- صداقت........................ ۶۱
- امانت ۶۴
- احسان........................ ۶۸
- ملک وملّت کے لیے ایثار کا جذبہ ۷۲
- حقوق العباد ۷۴

(والدین ، اولاد ، اساتذہ ، پڑوسی)

باب پنجم : ہدایت کے سرچشمے/ مشاہیرِ اسلام

- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ۸۰
- حضرت علی رضی اللہ عنہ ۸۴
- سیّد علی ہجویری حضرت داتا گنج بخشؒ ۸۷
- طارق بن زیاد ۹۱

جماعت ششم

سلام اسلامیات - ۶
تقسیمِ نصاب برائے سمسٹر اوّل

مجوزہ مدّت : پانچ ماہ

نمبر شمار	اسباق
(۱)	باب اوّل - ناظرہ قرآن: • پارہ: (۷) وَاِذَا سَمِعُوْا (۸) وَلَوْاَنَّنَا (۹) قَالَ الْمَلَاُ
(۲)	باب اوّل - حفظِ قرآن مع ترجمہ: • سورۃ الانشراح • سورۃ التین
(۳)	باب اوّل - دُعائیں مع ترجمہ: • رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا • رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا
(۴)	باب دوم - ایمانیات و عبادات: • اللہ تعالیٰ پر ایمان • اذان : فضیلت و اہمیت • نماز : اہمیت و فضیلت اور فرائض
(۵)	باب سوم - سیرتِ طیّبہ ﷺ : • صلحِ حدیبیہ • فرماں رواؤں کو دعوتِ اسلام
(۶)	باب چہارم - اخلاق و آداب: • طہارت ، پاکی اور پاکیزگی • صداقت • امانت
(۷)	باب پنجم - ہدایت کے سرچشمے / مشاہیرِ اسلام: • حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا • حضرت علی رضی اللہ عنہ

جماعت ششم

سلام اسلامیات - ۶

تقسیمِ نصاب برائے سمسٹر دوم

مجوزہ مدّت : پانچ ماہ

اسباق	نمبر شمار
باب اوّل - ناظرہ قرآن: • پارہ: (۱۰) وَاعۡلَمُوٓا (۱۱) يَعۡتَذِرُونَ (۱۲) وَمَا مِن دَآبَّةٍ	(۱)
باب اوّل - حفظِ قرآن مع ترجمہ: • سورۃ القدر	(۲)
باب اوّل - دُعائیں مع ترجمہ: • رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَلِاِخۡوَانِنَا الَّذِيۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِيۡمَانِ • سُبۡحٰنَ الَّذِيۡ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا	(۳)
باب دوم - ایمانیات و عبادات: • نمازِ جنازہ اور اس کی اہمیت • حج اور اس کی اہمیت	(۴)
باب سوم - سیرتِ طیّبہ ﷺ : • غزوۂ خیبر	(۵)
باب چہارم - اخلاق و آداب: • احسان • ملک و ملّت کے لیے ایثار کا جذبہ • حقوق العباد (والدین ، اولاد ، اساتذہ ، پڑوسی)	(۶)
باب پنجم - ہدایت کے سرچشمے/ مشاہیرِ اسلام: • سید علی ہجویری حضرت داتا گنج بخشؒ • طارق بن زیاد	(۷)

مجوّزہ خاکہ برائے تدریس

دورانیہ	تفصیل
۴۰ منٹ/ ۴۵ منٹ	ایک پیریڈ
۵ منٹ	اعادہ ،تعلق بنانا ، آمادگی ، تعارف
۱۰ منٹ	اعلانِ سبق، وضاحت ، زبانی سوالات
۲۵ منٹ	طلبا کا کام ، سرگرمیاں ، پڑھائی ،لکھائی ، کاموں کا جائزہ ، گھر کا کام

اقداماتِ تدریس

اسباق کی تیاری کرتے وقت مندرجہ ذیل اقدامات کیجیے۔

مقاصد

مقاصد کا تعین کر لیجیے ، اس لیے کہ ہر کام کسی نہ کسی مقصد کے تحت کیا جاتا ہے۔ چنانچہ جس نوعیت کا سبق ہو ، اسی کے مطابق اُس کے مقاصد طے کیے جائیں۔

امدادی اشیا

سبق کو دلچسپ و مؤثر بنانے کے لیے ماڈل ، تصاویر ، چارٹس ، نقشے ،سمعی و بصری آلات ،ملٹی میڈیا کا استعمال ، دستاویزی فلموں کا دکھایا جانا اور ایسی دوسری سرگرمیاں ضروری اور اہم ہیں۔
امدادی اشیا ایسی ہونی چاہئیں جو آسانی سے فراہم ہوسکیں ، مثلاً چارٹ ، ڈرائنگ یا اخبارات و رسائل یا کیلنڈر سے تصاویر کاٹ کر گتّے یا چارٹ پر لگانا ،فلیش کارڈز کا استعمال کرنا وغیرہ۔

سابقہ معلومات کا اعادہ/ آمادگی

طلبا کی عمر اور ذہنی سطح کو مدِنظر رکھتے ہوئے اس بات کا تعین کرنا کہ پڑھائے جانے والے موضوع پر اُن کی سابقہ معلومات کیا ہیں۔ یہ چیز نیا سبق سمجھنے میں مفید ثابت ہوگی اور اساتذہ کو سبق شروع کرنے کے لیے نقطۂ آغاز بھی مل جائے گا۔

طلبا کی سابقہ معلومات کے اعادے کے ساتھ ساتھ اُنھیں تصاویر یا نقشہ جات یا ماڈل دکھا کر زبانی سوالات کے ذریعے بھی نئے سبق کے لیے آمادہ کیا جا سکتا ہے۔

موضوع سے متعلق کہانی یا واقعہ بھی سنایا جا سکتا ہے جو طلبا کے لیے دلچسپی کا باعث ہوگا۔

پیشکش/ وضاحت

اعلانِ سبق کے ساتھ متن کی وضاحت کے لیے سبق اجزا میں تقسیم کرکے پڑھایا جائے، طلبا کو سبق کے علاوہ بھی معلومات فراہم کی جائیں اور اُنھیں موضوع سے متعلق دیگر کتب و رسائل کے نام بتائے جائیں تاکہ وہ لائبریری میں جا کر اُنھیں پڑھیں اور اپنی علمی استعداد میں اضافہ کریں۔ طلبا میں اعتماد پیدا کرنے کے لیے کمرۂ جماعت میں اُنھیں گفتگو کرنے، واقعہ یا کہانی سنانے اور بحث و مباحثہ کرنے کا موقع بھی ضرور دیجیے۔

تحریری و عملی سرگرمیاں/گھر کا کام

تحریری و عملی سرگرمیاں نہ صرف طلبا کی دلچسپی اور استعداد بڑھاتی ہیں بلکہ ان سرگرمیوں کی بدولت وہ دین کے احکامات اپنی عملی زندگی میں نافذ کرنے کا طریقہ سیکھ جاتے ہیں اور ان کی تحریری صلاحیتوں میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔ چنانچہ خاکوں، تقریری مقابلوں، مباحثوں، مذاکروں اور کوئز پروگراموں کا انعقاد ضرور کروایا جائے۔

کتابچے بنوا کر ان میں تحریری سرگرمیاں بھی کروائی جائیں، مثلاً مضامین و تقاریر لکھوانا، تحقیقی کام کروانا، تصاویر بنوانا اور لگوانا وغیرہ۔

طلبا کو ایک رپورٹ تیار کرنے کے لیے کہا جائے جس میں وہ زیرِ مطالعہ کتب کے نام، مصنّفین کے نام، پسندیدگی یا ناپسندیدگی کی وجوہات اور اپنی رائے وغیرہ لکھیں۔

حوصلہ افزائی

حوصلہ افزائی وہ مؤثر عمل ہے جو طلبا کو اپنے شعبے میں تیزی سے آگے بڑھاتا ہے، ان میں اعتماد پیدا کرتا ہے، مقابلے کی لگن اور نمایاں کامیابی و کارکردگی کا جذبہ اُبھارتا ہے۔ استاد کی ایک تھپکی طالبِ علم کو کہیں سے کہیں پہنچا دیتی ہے۔

طلبا کی حوصلہ افزائی کے لیے درج ذیل اقدامات کیے جائیں:

- اُن کا کام سب کے سامنے سراہا جائے۔
- اُن کے کام کی نمائش کی جائے، خواہ کلاس میں آویزاں کیا جائے یا نمائش میں رکھوایا جائے۔
- ان کا کام پڑھ کر سنایا جائے یا خود اُن ہی سے سب کے سامنے پڑھوایا جائے۔
- اسمبلی میں طلبا کو دکھایا جائے یا تمام طلبا کے سامنے اُنھیں اپنی کارکردگی کے اظہار کا موقع دیا جائے۔
- اُن کا اچھا کام رسائل و اخبارات میں اشاعت کے لیے بھیجا جائے اور تختۂ نرم پر بھی آویزاں کیا جائے۔
- اُن کے کتابچے اور ڈرامے وغیرہ دکھانے کا اہتمام کروایا جائے۔
- اسکول اپنا رسالہ خود نکالے جس میں طلبا کی تحریریں اور مضامین شائع ہوں۔
- اُنھیں اُن کے کاموں پر نمبر دینے کے ساتھ ساتھ انعامات، سرٹیفکیٹ یا میڈل وغیرہ بھی دیے جائیں۔
- اُنھیں بین المدارس مقابلوں میں شرکت کے لیے بھیجا جائے۔ جیتنے کی صورت میں اُن کی مناسب حوصلہ افزائی کی جائے۔

گزارش

اساتذہ اپنا کام خلوصِ نیت، محنت اور لگن سے انجام دیں گے تو غیر معمولی نتائج حاصل کریں گے اور یوں ان کا کام عبادت، صدقۂ جاریہ اور دنیا و آخرت کی فلاح و نجات کا باعث بھی بن جائے گا۔

باب اوّل : القرآن کریم

ناظرہ قرآن

مقاصد

- طلبا کو قرآنِ مجید کی اہمیت و فضیلت سے آ گاہ کرنا۔
- قرآنِ مجید کی تلاوت کے آداب سکھانا۔
- قرآنِ مجید کو صحیح مخارج اور تجوید کے جملہ قواعد کے ساتھ پڑھانا۔
- سبق کے معانی و مطالب سے آ گاہ کرنا تا کہ وہ قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہوسکیں۔

امدادی اشیا

- تجوید سکھانے کے لیے ملٹی میڈیا، مخارج کا نقشہ اور چارٹ جس پر تجوید کے ضروری قواعد تحریر ہوں
- مشہور و معروف قاری حضرات کی تلاوتِ قرآنِ مجید کی سی ڈیز
- تختۂ نرم، تختۂ سیاہ
- پارہ

طریقۂ تدریس

آمادگی

ناظرہ قرآن پڑھانے سے قبل طلبا کو قرآنِ مجید کی عظمت ، اہمیت اور فضیلت سے آ گاہ کیا جائے کہ قرآنِ مجید نبی کریم ﷺ پر نازل ہونے والی وہ آخری آسمانی کتاب ہے جو رہتی دنیا تک انسانوں کے لیے ہدایات و احکامات کا سرچشمہ ہے۔ قرآنِ مجید وہ الہامی کتاب ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ اس کی تعلیمات ہر دور اور ہر زمانے کے لیے ہیں۔ یہ تمام الہامی کتابوں کا نچوڑ اور تمام شریعتوں کی تکمیل کے طور پر اُتاری گئی ہے۔ اِس کتاب کی حفاظت کا ذمّہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ۝۹ (الحجر:۹)

ترجمہ: ''بے شک یہ (کتابِ) نصیحت ہم ہی نے اُتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔''

اس سے پہلے نازل ہونے والی کتابیں ردّوبدل کی وجہ سے محفوظ نہ رہ سکیں لیکن قرآنِ مجید چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود اپنی اصل شکل میں محفوظ ہے اور قیامت تک آنے والی نسلوں کی رہنمائی کے لیے موجود رہے گا۔ یہ دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی اور یاد کی جانے والی کتاب ہے۔ قرآنِ مجید کے ہر حرف کی تلاوت کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اس کی تعلیمات پر عمل کرنے سے دنیا و آخرت کی بھلائیاں مقدر بنتی ہیں۔ اس کتاب میں ہدایت اور ترقی کے بہترین نسخے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی مسلمانوں نے اس کی تعلیمات پر عمل کیا، وہ عروج پر پہنچے اور جب بھی انھوں نے اس کی تعلیمات سے منھ موڑا، ذلت کی پستیوں میں جا پڑے۔ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت ہے کہ اس کے ملنے پر جتنی خوشی منائی جائے، وہ کم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَتۡكُمۡ مَّوۡعِظَةٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوۡرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝۵۷
قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰهِ وَبِرَحۡمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلۡيَفۡرَحُوۡا ؕ هُوَ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ ۝۵۸

(یونس: ۵۷-۵۸)

ترجمہ: ''لوگو! تمھارے پروردگار کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کی شفا اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت آ پہنچی ہے۔ کہہ دو کہ (یہ کتاب) اللہ کے فضل اور اُس کی مہربانی سے (نازل ہوئی ہے) تو چاہیے کہ لوگ اس سے خوش ہوں، یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔''

قرآن کے ہم پر پانچ حقوق ہیں؛ اوّل، اس پر ایمان لایا جائے؛ دوم، اس کی تلاوت کی جائے؛ سوم، اس کے معانی و مطالب پر غور کیا جائے؛ چہارم، اس کی تعلیمات پر عمل کیا جائے؛ پنجم، اس کی تعلیمات کی اشاعت و تبلیغ کی جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔'' (بخاری، کتاب فضائل القرآن)

یہ نکات سمجھانے کے بعد طلبا کو بتایا جائے کہ وہ قرآنِ مجید کی تلاوت ذوق و شوق سے کریں اور اس کی تعلیمات اپنی زندگیوں میں نافذ کریں، کیونکہ اشرف المخلوقات کے لیے اس کتاب کے نزول کا یہی مقصد ہے۔

تلاوتِ قرآن کے لیے اس کے آداب کا بھی ذکر کیجیے کہ اُن کا جسم اور لباس پاک ہو، تلاوت سے پہلے وضو کریں، قبلہ رُو بیٹھیں اور نہایت خوش الحانی سے اس کی تلاوت کریں۔ جن آیات میں جنّت کی بشارت اور رحمت کا

وعدہ کیا گیا ہے، وہاں اپنے لیے مغفرت و رحمت کی دعا کریں اور عذابِ الٰہی کا بیان کرنے والی آیات پر اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کریں ، اس عزم اور ارادے کے ساتھ تلاوت کریں کہ اُنھیں قرآن کے احکامات کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا ہے اور ہدایت کی روشنی حاصل کرنی ہے۔ لہٰذا آیات کے معانی پر غور وفکر اور تدبر بھی کریں۔

تدریس

اساتذہ کو لازم ہے کہ وہ علمِ تجوید کے فن سے آگاہی رکھتے ہوں۔ ناظرہ قرآن پڑھانے سے قبل طلبا کو ملٹی میڈیا کی مدد سے مخارج سکھائے جائیں ، تجوید کے قواعد بتائے جائیں اور پھر طلبا کی استعداد کے مطابق چند آیات پڑھائی جائیں۔ اساتذہ بلند آواز کے ساتھ قرآنی آیات پڑھیں اور طلبا بھی بلند آواز میں دہرائیں ، تلفظ و اعراب کی غلطیاں تختۂ سیاہ پر لکھ کر درست کروائی جائیں۔ طلبا کو بتایا جائے کہ درست ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں قرآنی الفاظ کے معانی تبدیل ہوجاتے ہیں۔ سبق دہرانے کا عمل بار بار کیا جائے اور تمام طلبا سے فرداً فرداً سنا جائے۔ ان کے سبق پر روزانہ تاریخ ڈالی جائے۔ طلبا کی قرأت کو بہتر بنانے اور اُن میں قرأت سیکھنے کا شوق پیدا کرنے کے لیے اُنھیں خوش الحان قاری حضرات کی تلاوت سنائی جائے۔

سبق کے آخر میں اُس کا ترجمہ ضرور بتایا جائے تا کہ طلبا نے جو پڑھا ہو وہ اُسے سمجھنے کے بھی قابل ہوں اور اُس پر عمل بھی کرسکیں۔

سرگرمی

- وقتاً فوقتاً جماعت میں حسنِ قرأت کے مقابلے کروائے جائیں۔
- طلبا کو اسمبلی میں تلاوت کا موقع دیا جائے۔
- بہترین قرأت کرنے والے طلبا کو قرأت کے علاقائی ،قومی اور بین الاقوامی مقابلوں میں بھیجا جائے۔

گھر کا کام

طلبا کو روزانہ سبق یاد کرنے کے لیے دیا جائے ، پھر اگلے دن سنا جائے۔

نوٹ: ناظرہ حصّے کو بھی امتحانات کا جزو بنایا جائے۔ ناظرہ میں کامیاب ہونے کو لازمی قرار دیا جائے۔ اس حصّے کے لیے علیحدہ نمبر مختص کیے جائیں۔

تختۂ نرم کی تجاویز

مخارج کا نقشہ اور تجوید کے قواعد

فضائلِ تلاوتِ قرآنِ مجید

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآنِ مجید سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

(بخاری، کتاب فضائل القرآن)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو لوگوں پر رشک کیا جاسکتا ہے۔ ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید دیا اور وہ دن رات اُس کی تلاوت میں مشغول رہتا ہے، دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا اور وہ دن رات اسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہے۔ (بخاری کتاب التمنی)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دِلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جیسے کہ لوہے کو پانی لگنے سے زنگ لگ جاتا ہے۔ پوچھا گیا کہ اسے دور کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: موت کو کثرت سے یاد کرنا اور کثرت سے قرآنِ مجید کی تلاوت کرنا۔ (مشکوۃ، کتاب فضائل القرآن)

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی قرآنِ مجید میں ماہر ہو وہ ان فرشتوں کے ساتھ ہے جو معزز اور بزرگی والے ہیں۔ (بخاری، کتاب فضائل القرآن)

تجوید کے چند اہم اور بنیادی قواعد

تفخیم الحروف

یعنی حروف کو موٹا اور پُر ادا کرنا۔ اس کی دو اقسام ہیں:

(i) وہ حروف جو ہمیشہ پُر یعنی موٹے پڑھے جاتے ہیں، حروفِ مستعلیہ کہلاتے ہیں۔ حروفِ مستعلیہ کی تعداد سات ہے: خ، ص، ض، غ، ط، ظ، ق۔

(ii) چند حروف بعض حالتوں میں موٹے پڑھے جاتے ہیں اور بعض حالتوں میں باریک۔ انھیں حروفِ شبہ مستعلیہ کہا جاتا ہے جو تین ہیں؛ الف، لام، را۔ حروفِ شبہ مستعلیہ اپنے سے پہلے والے حرف کے تابع ہوتے ہیں، مثلاً، الف سے پہلے کوئی موٹا حرف ہو تو الف بھی موٹا پڑھا جائے گا، جیسے خَافِضٌ میں؛ باقی حالتوں میں باریک پڑھا جائے گا۔

اَللّٰهُمَّ یا اللہ کے 'لام' سے پہلے اگر زبر یا پیش ہو تو 'لام' موٹا پڑھا جائے گا اور اگر زیر ہو تو باریک۔ اسی طرح 'را' پر زبر یا پیش ہو یا 'را' سے پہلے والے حرف پر زبر یا پیش ہو تو 'را' موٹا پڑھیں گے؛ جیسے قَتَرَةٌ۔

حروفِ قلقلہ

حروفِ قلقلہ پانچ ہیں: ق، ط، ب، ج، د۔ ان کا مجموعہ 'قُطُبُ جَدٍّ' کہلاتا ہے۔ ان حروف کے ساکن ہونے کی صورت میں انھیں ادا کرتے وقت مخرج میں جنبش سی ہوتی ہے جس کی وجہ سے آواز لوٹتی ہوئی نکلتی ہے؛ جیسے، یُوْلَدْ، یَقْضِ، وغیرہ۔

حروفِ مدّہ

مدّ کے معنی ہیں دراز کرنا، لمبا کرنا۔ ایسے حروف، جنھیں ادا کرتے وقت ایک الف کے برابر کھینچا جاتا ہے، تین ہیں: ا، و، ی۔

الف مدّہ

اگر 'الف' سے پہلے والے حرف پر زبر (ـَ) ہو تو اسے الف مدّہ کہتے ہیں؛ جیسے، مَا، غَاسِقٍ۔

واوٗ مدّہ

جب 'واوٗ' ساکن سے پہلے والے حرف پر پیش (ــُ) ہو تو اسے واوٗ مدّہ کہتے ہیں؛ جیسے، يَذُوْقُوْنَ، سَاهُوْنَ۔

یا مدّہ

اگر 'یا' ساکن سے پہلے والے حرف کے نیچے زیر (ــِ) ہو تو اسے یا مدّہ کہتے ہیں؛ جیسے، مِسْكِيْنًا، يَتِيْمًا۔

کھڑی حرکات

کھڑی حرکات یعنی کھڑا زبر، کھڑی زیر اور الٹا پیش (ــٰ ، ــٖ ، ــٗ) کو بھی ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھیں گے۔

نون ساکن اور تنوین کے قواعد

نون ساکن اور تنوین کے چار قاعدے ہیں: اخفا، اظہار، ادغام، اقلاب۔

(i) اخفا: نون ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ اخفا میں سے کوئی حرف آجائے تو اخفا کریں گے یعنی ناک میں آواز چھپائیں گے۔ حروفِ اخفا پندرہ ہیں: ت ، ث ، ج ، د ، ذ ، ز ، س ، ش ، ص ، ض ، ط ، ظ ، ف ، ق ، ک۔ مثال: اَنْتَ ، مَنْ دَخَلَ۔

(ii) اظہار: اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ حلقی (ء ، ھ ، ع ، ح ، غ ، خ) آجائیں تو غنہ نہیں ہوگا اظہار ہوگا۔ مثال: مِنْ حَقٍّ ، رَبٌّ غَفُوْرٌ۔

(iii) ادغام: نون ساکن یا تنوین کے بعد 'ی ، ر ، م ، ل ، و ، ن' میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں ادغام ہوگا، یعنی نون ساکن اور تنوین کی آواز کو ان حروف میں ملادیں گے۔ 'ل' میں غنہ نہیں ہوگا، جبکہ بقیہ چار حروف (ی ، م ، و ، ن) میں غنہ ہوگا۔ مثال: مَنْ يَّقُوْلُ ، اَنْ لَّيْسَ ، مِنْ وَّلَدٍ۔

(iv) اقلاب: نون ساکن یا تنوین کے بعد حرف 'ب' آجائے تو وہاں اقلاب ہوگا یعنی نون ساکن اور تنوین کی آواز کو 'م' سے بدل دیں گے۔ مثال: مِنْۢ بَعْدِ ، مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ۔

'مّ' اور 'نّ' کی آواز میں بھی غنہ ہوگا۔

حفظِ قرآن

مقاصد

- طلبا کو حفظِ قرآن کی اہمیت سے آگاہ کرنا، اس کے ثواب و برکات کا ذکر کرنا تاکہ ان میں حفظِ قرآن کا جذبہ پیدا کیا جا سکے۔
- طلبا کو بتانا کہ اتنا قرآنِ مجید حفظ کرنا جس سے نماز ادا ہو جائے، ہر مسلمان پر فرض ہے، جبکہ مکمل قرآنِ مجید حفظ کرنا فرضِ کفایہ ہے۔
- طلبا کو حفظِ قرآن کی اہمیت وفضیلت کا ذکر کرتے ہوئے بتانا کہ جو شخص جتنی آیات کا حافظ ہوگا، جنت میں وہ اتنے ہی درجات بلند ٹھکانا پائے گا، اس لیے کہ علما کے قول کے مطابق جنت کے درجات قرآنِ مجید کی آیات کے برابر ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن صاحبِ قرآن (حافظ) سے کہا جائے گا کہ قرآنِ مجید پڑھتے جاؤ اور (جنت کے درجات) چڑھتے جاؤ، اور جس طرح تم دنیا میں قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے تھے اسی طرح ترتیل کے ساتھ تلاوت کرو اور جہاں تم آخری آیت پڑھوگے وہی تمھاری منزل اور مقام ہوگا۔ (ترمذی، کتاب فضائل القرآن)

سورۃ الانشراح

مقاصد

- طلبا کو سورۃ الانشراح حفظ کروانا۔
- طلبا کو سورۃ الانشراح کے معانی و مطالب سے آگاہ کرنا اور اس کے مطابق عمل کرنے کی ترغیب دلانا۔

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر سورۃ الانشراح مع ترجمہ خوشخط تحریر ہو
- چارٹ جس پر حفظِ قرآن کی فضیلت سے متعلق احادیث درج ہوں

- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ تحریر
- خوش الحان قاری حضرات کی کیسٹ/سی ڈی
- کتاب: سلام - ۶ ،صفحہ نمبر ۱

طریقۂ تدریس

تعارف/ وضاحت:

طلبا کو سورت حفظ کروانے سے پہلے بتایا جائے کہ سورۃ الانشراح مکہ میں نازل ہوئی۔ اس میں آٹھ آیات اور ایک رکوع ہے۔ اس سورت میں نبی کریم ﷺ کو ڈھارس دی گئی ہے اورتسلی کے کلمات عطا کیے گئے ہیں۔ اس لیے کہ اعلانِ نبوت کے فوراً بعد تمام کفارِ مکہ بشمول آپ ﷺ کے چند رشتہ دار اور آپ ﷺ کوعزت وشرف کی نگاہ سے دیکھنے والے آپ ﷺ کے جانی دشمن بن گئے تھے۔کفارِ مکہ آپ ﷺ کوطرح طرح کی اذیتیں دیتے۔ ان سخت اورمشکل حالات میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کوتسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ ان مشکلات میں قطعاً دل برداشتہ نہ ہوں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اسلام کا راستہ دکھایا ہے، آپ ﷺ کے سینے کو اسلام کے لیے کھول دیا ہے، آپ ﷺ کا بوجھ ہلکا کردیا ہے اور قیامت تک آپ ﷺ کے ذکر کو بلند کردیا ہے۔ یہ مشکلات اور پریشانیاں بس ختم ہونے والی ہیں اور آنے والا دور آپ ﷺ کے لیے بہترین ہوگا۔ پھر ان سختیوں کا مقابلہ کرنے کا طریقہ بتایا کہ جب آپ ﷺ مشاغلِ نبوت سے فارغ ہوں تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا میں مشغول ہو جائیں ، عبادت و ریاضت میں لگ جائیں اورصرف اپنے رب ہی سے لو لگائیں۔ پس ہمیں بھی چاہیے کہ مشکلات و پریشانیوں سے نہ گھبرائیں بلکہ آزمائش کے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کریں اور اس کی عبادت کریں تاکہ ہمارے لیے آسانی پیدا ہو۔

معانی ومطالب

سورت کے معانی ومطالب کے فلیش کارڈز طلبا کو دکھائے جائیں ،تختۂ تحریر پر بھی ان کی وضاحت کی جائے۔ مثلاً

اَ : کیا	لَمْ : نہیں	نَشْرَحْ : ہم نے کھول دیا
رَفَعْنَا : ہم نے بلند کیا	ظَهْرَكَ : آپ (ﷺ) کی پیٹھ	الْعُسْرِ : تنگی ،مشکل
يُسْرًا : آسانی		

حفظ

اس کے بعد سورت کا با محاورہ ترجمہ بتایا جائے۔ سورت کے معنی و مفہوم سے آ گاہی کے بعد سورت حفظ کروانے کے لیے پہلے تجوید و قرأت کے ساتھ سورت کی تلاوت کیجیے۔ پھر ایک ایک آیت پڑھیے اور طلبا آپ کی پیروی میں پڑھیں۔

سورت کو بار بار پڑھایئے۔ فرداً فرداً اور جوڑی کی صورت میں پڑھوایئے، پھر گروہ کی صورت میں پڑھوایئے۔ تلفظ بورڈ پر لکھ کر درست کروایئے۔ مخارج کی ادائیگی تختۂ تحریر پر لکھ کر اور صحیح ادائیگی کے ساتھ بتایئے۔ 'ز' کی ادائیگی سختی سے جبکہ 'ذ' کی ادائیگی نرمی سے کروایئے۔ 'ع' حلق کے درمیانی حصے سے ادا کروایئے۔ 'اَ' اور 'ع' کی ادائیگی کا فرق بتایئے۔ 'ر' پر زبر اور پیش کی صورت میں اسے موٹا پڑھایئے اور زیر کی صورت میں باریک۔ 'بْ' کو قلقلہ کے ساتھ ادا کروایئے۔ خوش الحان قاری کی آواز میں اس سورت کی تلاوت سنوایئے تاکہ طلبا میں قرأت سیکھنے کا شوق پیدا ہو۔ طلبا کو یہ سورت خوشخط لکھنے اور زبانی یاد کرنے کے لیے دیجیے۔ اگلے دن تمام طلبا سے باری باری یہ سورت زبانی سنیے۔

سرگرمیاں

- طلبا کے درمیان قرأت کا مقابلہ رکھوایئے۔
- اچھی تلاوت کرنے والے طلبا کی حوصلہ افزائی کیجیے۔
- خوش الحان طلبا کو اسمبلی میں قرأت کے موقع دیجیے۔
- بین المدارس قرأت کے مقابلوں کا انعقاد کروایئے۔
- جیتنے والے طلبا کو انعامات اور شیلڈ سے نوازا جائے، ان کے نام تختۂ نرم پر درج کیے جائیں۔

سورۃ التّین

مقاصد

- طلبا کو سورت حفظ کروانا۔
- اس کے معانی و مطالب سے آگاہ کرنا اور اس کے مطابق عمل کرنے کی ترغیب دلانا۔

امدادی اشیا

- سورۃ التین چارٹ پر مع ترجمہ خوشخط لکھی ہوئی
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- سورت کی تلاوت کی کیسٹ/سی ڈی
- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام - ۶ ،صفحہ نمبر ۲

طریقۂ تدریس

تعارف/ وضاحت:

سورۃ التین مکی سورت ہے۔ اس میں آٹھ آیات اور ایک رکوع ہے۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے انجیر اور زیتون کی قسم کھا کر ان کی اہمیت و افادیت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ پھر طورِ سینا اور بلد الامین یعنی مکہ معظّمہ کی عظمت کی قسم کھا کر ان مقاماتِ مقدسہ کی اہمیت کو ظاہر کیا ہے۔ یہ سورت بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نائب اور خلیفہ یعنی انسان کو تمام مخلوقات میں بہترین ساخت عطا فرمائی ہے تاہم وہ بعض دفعہ اپنے بُرے اعمال کی وجہ سے پست سے پست تر ہو جاتا ہے لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں وہ اپنی بہترین ساخت کا حق ادا کرتے ہیں۔ پس ضروری ہے کہ پستی میں گر جانے والوں اور نیک اعمال کی وجہ سے بلندی پر چڑھ جانے والوں کو ان کا صلہ دیا جائے۔ ایک دن ایسا ضرور آئے کہ بُروں کو ان کی بُرائی کی سزا دی جائے اور اچھوں کو ان کی اچھائی کی جزا سے نوازا جائے۔ یہ کام ایک انصاف کرنے والا حاکم ہی کر سکتا ہے اور اللہ سے بڑھ کر انصاف کرنے والا حاکم اور کون ہو سکتا ہے۔ لہٰذا تمام انسانوں کو چاہیے کہ اللہ کی وحدانیت کے اقرار کے ساتھ ساتھ روزِ جزا پر بھی ایمان لائیں اور اپنی زندگیوں کو نیک اعمال سے آراستہ کریں تاکہ آخرت میں اس کی جزا پائیں۔

معانی و مطالب

طلبا کو الفاظ معانی کے فلیش کارڈز دکھائے جائیں یا تختۂ تحریر پر الفاظ معانی کی وضاحت کی جائے۔ مثلاً

اَلتِّیۡنِ: انجیر　　طُوۡرِ سِیۡنِیۡنَ: طور سینا، پہاڑ کا نام جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا

الۡبَلَدِ الۡاَمِیۡنِ: امن والا شہر (مکہ معظّمہ)　　الَّذِیۡنَ: جو لوگ　　اَسۡفَلَ: سب سے پست حالت والا

اَحۡکَمِ: سب سے بڑا حاکم　　الۡحٰکِمِیۡنَ: تمام حاکموں (میں سے)

الفاظ معانی کی وضاحت کے بعد سورت کا ترجمہ بتایا جائے۔ پھر تجوید کے قواعد کے ساتھ سورت کی بلند آواز میں تلاوت کی جائے۔ طلبا کو ایک ایک آیت پڑھوائی جائے۔ تلفظ کی ادائیگی کا خیال کیا جائے۔ 'ت' اور 'ط' کے مخارج کا فرق بتایا جائے۔ 'لقد' میں دال کو قلقلہ کے ساتھ ادا کیا جائے۔ 'ح' اور 'ع' کے مخارج کا خیال رکھا جائے۔ حروفِ مدّہ کو ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھایا جائے۔ حروفِ مستعلیہ اور نرمی کے حروف کا فرق بتایا جائے۔ اس سورت کی تلاوت کسی خوش الحان قاری کی آواز میں سنوائی جائے۔ سورت طلبا سے بار بار پڑھوائی جائے اور گروہ کی صورت میں یاد کروائی جائے۔ طلبا کو سورت خوشخط لکھنے اور زبانی یاد کرنے کے لیے دی جائے۔ اگلے دن باری باری ان سے سنی جائے۔

سرگرمیاں

طلبا کے گروہ بنوا کر ان سے درج ذیل کام کروائیے، اچھا کام تختۂ نرم پر آویزاں کیجیے۔

- انجیر اور زیتون کے فوائد پر تحقیق کریں اور لکھ کر لائیں۔ ان کی تصاویر بھی لگائیں۔
- کوہِ طور اور مکہ معظّمہ کی خصوصیات تحریر کریں، ان کی تصاویر بھی لگائیں۔
- انسان اشرف المخلوقات ہے لیکن وہ کون سے کام ہیں جن کی وجہ سے وہ پست سے پست تر ہو جاتا ہے؟ ان کاموں سے کیسے بچا جائے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں تجاویز تحریر کریں۔
- نیک اعمال کی فہرست بنائیے۔ جن کاموں کو آپ انجام دیتے ہیں، ان پر نشان لگائیے۔
- عقیدۂ آخرت پر ایک نوٹ تحریر کریں۔
- ''اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم ہے'' یہ یقین انسان کو اچھے اعمال کی جزا اور بُرے اعمال کی سزا کا احساس دلاتا ہے۔ کیسے؟

سورۃ القدر

مقاصد

- طلبا کو سورۃ القدر حفظ کروانا۔
- اس کے معانی و مطالب سے آگاہ کرنا۔
- طلبا کے ذہنوں میں قرآنِ مجید کی اہمیت کو اُجاگر کرنا جس کا نزول شبِ قدر میں شروع ہوا۔
- طلبا کو شبِ قدر اور اس میں عبادت کی فضیلت کا شعور دینا اور عباداتِ الٰہی کی طرف رغبت دلانا۔

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر شبِ قدر کی فضیلت سے متعلق احادیث درج ہوں
- چارٹ جس پر سورۃ القدر مع ترجمہ خوشخط لکھی ہو
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تلاوت کی کیسٹ/سی ڈی
- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام - ۶ ،صفحہ نمبر ۲

طریقۂ تدریس

تعارف

سورت حفظ کرانے سے پہلے طلبا کو بتایا جائے کہ یہ مکی سورت ہے۔ اس میں آٹھ آیات اور ایک رکوع ہے۔ اسی سورت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ قرآنِ مجید جیسی عظیم و مقدس کتاب کا نزول شبِ قدر میں ہوا۔ شبِ قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے ایک رات ہے۔ یہ بہت قدر و منزلت اور شرف والی رات ہے۔ اس میں کی جانے والی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ اس خیر و برکت والی رات میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید نازل فرمایا جو رہتی دنیا تک لوگوں کے لیے ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ اور دنیاوی و اخروی فلاح کا ضامن ہے۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے اور جبرائیل امین ہر حکم لے کر

اُترتے ہیں۔ اس رات کی فضیلت و سلامتی طلوعِ فجر تک جاری و ساری رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وہ بندے خوش نصیب ہیں جو اس رات کو پالیتے ہیں اور عبادت و ریاضت میں مشغول ہو کر اپنے لیے توشۂ آخرت تیار کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس عظیم المرتبت رات کی فضیلتیں سمیٹنے والا بنائے۔ آمین!

معانی و مطالب

حفظ سے پہلے طلبا کو اس سورت کے الفاظ کے معانی سمجھائیں، مثلاً

اِنَّآ: بے شک ہم نے	اَنۡزَلۡنٰهُ: ہم نے اس (قرآن) کو نازل کیا	لَيۡلَةِ: رات
اَلۡفِ: ہزار	شَهۡرٍ: مہینہ	تَنَزَّلُ: اترتے ہیں
اِذۡنِ: اجازت	الۡمَلٰٓئِكَةُ: فرشتے	

اس کے بعد با محاورہ ترجمہ کتاب سے پڑھائیے اور وضاحت بھی کیجیے۔ حفظ کروانے کے لیے پہلے تجوید کے قواعد کے ساتھ سورت کی بلند آواز میں تلاوت کیجیے۔ پھر ایک ایک آیت پڑھیں اور طلبا آپ کی پیروی میں پڑھیں۔ تلفظ درست کروایئے اور تجوید کے فوائد سے آگاہ کیجیے۔ اغلاط کی وضاحت تختۂ تحریر پر کیجیے۔ 'ک' اور 'ق' کی ادائیگی درست کروایئے۔ اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ میں مدِ متصل کے قاعدے کی وضاحت کیجیے۔ 'ہ' اور 'ح' کی ادائیگی کا فرق بتایئے، 'ط' کو موٹا پڑھایئے، مِّنۡ اَلۡفِ میں اظہار کا قاعدہ بتایئے، مِّنۡ كُلِّ میں اخفا کے قاعدے کی وضاحت کیجیے اور اسی سورت کی تلاوت کی کیسٹ طلبا کو سنایئے۔ سورت طلبا سے باری باری پڑھوایئے نیز جوڑی اور گروہ کی صورت میں بھی پڑھوایئے۔ سورت مع ترجمہ خوشخط لکھنے اور زبانی یاد کرنے کے لیے دیجیے۔ اگلے دن ایک ایک طالبِ علم کو بلا کر سورت زبانی سنیے۔

سرگرمیاں

- تینوں سورتوں کو حفظ کروانے کے بعد طلبا کے درمیان قرأت کا مقابلہ رکھیے۔
- ''شبِ قدر'' کی اہمیت و فضیلت پر قرآن و حدیث کی روشنی میں مضمون لکھوایئے۔
- شبِ قدر کی دعا مع ترجمہ یاد کروایئے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

سورۃ الانشراح مع ترجمہ	سورۃ التین مع ترجمہ	سورۃ القدر مع ترجمہ

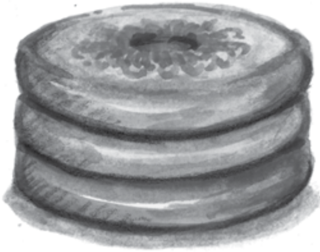

انجیر

زیتون

لیلۃ القدر کے فضائل	انجیر اور زیتون کے فوائد

لیلۃ القدر کی خاص دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیۡمٌ تُحِبُّ الۡعَفۡوَ فَاعۡفُ عَنِّیۡ

ترجمہ: اے اللہ! بے شک تُو بہت معاف کرنے والا کریم ہے، تُو معافی کو پسند فرماتا ہے،
پس تُو مجھے معاف فرما۔

حفظ و ترجمہ

مقاصد

- طلبا کو دعا کی اہمیت اور فضیلت سے آ گاہ کرنا۔
- طلبا کو بتانا کہ سب کا حاجت روا اور مشکل کشا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے اور انھیں قبول کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ (ترمذی، ابواب الدعوات) دعا سے تقدیر بدل دی جاتی ہے۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ کو اپنا وکیل اور کارساز سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیں جن کا ذکر قرآنِ مجید میں موجود ہے۔ ہمیں چاہیے کہ قرآنی اور مسنون دعائیں یاد کریں اور انھیں پڑھتے رہیں۔ قرآنی دعاؤں کے الفاظ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ہیں جنھیں جبریلِ امین علیہ السلام نے ادا کیا، پھر یہ الفاظ نبی کریم ﷺ کی زبانِ مبارک سے ادا ہوئے، اس لیے دیگر دعاؤں کی نسبت ان دعاؤں کے الفاظ کی تاثیر دو چند ہے اور یوں یہ مقبولیت کے زیادہ قریب ہیں اور باعثِ ثواب بھی ہیں۔
- طلبا کو زیادہ سے زیادہ قرآنی و مسنون دعاؤں کو یاد کرنے کا شوق اور پڑھتے رہنے کی ترغیب دلانا۔

سورۃ البقرہ : ۲۵۰

مقاصد

- مذکورہ دعا طلبا کو مع ترجمہ حفظ کروانا۔
- طلبا کو مشکل حالات میں صبر کرنے اور اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرنے کا سبق دینا۔

امدادی اشیا

- دعا مع ترجمہ چارٹ پر خوشخط لکھی ہوئی
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۶، صفحہ نمبر ۳

تعارف/ وضاحت

اس دعا کا پس منظر بیان کرتے ہوئے طلبا کو بتایا جائے کہ بنی اسرائیل کے پیغمبر شمعون علیہ السلام نے حکمِ خداوندی سے طالوت کو بنی اسرائیل کا بادشاہ بنادیا۔ طالوت نے اپنی قوم کو کافر بادشاہ جالوت کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار کیا لیکن جب وہ جالوت اور اس کے لشکر کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنی قوم کو لے کر نکلے تو ان کی قوم دشمن کی تعداد دیکھ کر خوفزدہ ہو گئی۔ اس وقت انھوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ''اے پروردگار! ہم پر صبر کے دہانے کھول دے اور ہمیں (لڑائی میں) ثابت قدم رکھ اور (لشکر) کفار پر فتح یاب کر۔''

اللہ تعالیٰ نے اُن کی دعا کو قبول فرمایا اور جالوت کے لشکر کو کثرتِ تعداد کے باوجود شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ خود جالوت، حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔ بعدازاں اللہ تعالیٰ نے حکومت حضرت داؤد علیہ السلام کو عطا فرمائی۔ پس معلوم ہوا کہ مصیبت و آزمائش کے وقت اللہ تعالیٰ کی تائید و حمایت حاصل کرنے اور ثابت قدم رہنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگنی چاہیے۔

معانی و مطالب

طلبا کو الفاظ معانی کے فلیش کارڈز دکھائے جائیں۔ مثلاً

رَبَّنَآ: اے ہمارے رب — ثَبِّتْ: ثابت قدم رکھ

اَقْدَامَنَا: ہمارے قدم — انْصُرْنَا: ہماری مدد فرما

اس کے بعد با محاورہ ترجمہ پڑھائیے اور سمجھائیے۔ طالوت اور جالوت کا قصہ قرآنِ مجید کی سورۃ البقرہ میں موجود ہے۔ قرآن کھول کر اس کی عربی عبارت طلبا کو دکھائیے اور واقعے کی وضاحت کیجیے تاکہ طلبا میں قرآنِ مجید سے براہِ راست علم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہو اور قرآن سے ان کی انسیت بڑھے۔

حفظ

حفظ کے لیے اس دعا کو تجوید کے قواعد کا خیال رکھتے ہوئے بلند آواز میں تلاوت کیجیے۔ طلبا آپ کی پیروی میں پڑھیں۔ آیت کو بار بار پڑھوائیے یہاں تک کہ وہ انھیں زبانی یاد ہو جائے۔ پھر فرداً فرداً سب سے سنیں۔

سورۃ الاعراف: ۲۳

مقاصد

- طلبا کو دعا مع ترجمہ حفظ کروانا۔
- طلبا کو اس دعا کے پس منظر سے آگاہ کرنا اور بتانا کہ اگر کوئی گناہ یا غلطی سرزد ہو جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنا چاہیے اور اپنے گناہ کی معافی مانگ لینی چاہیے۔ عاجزی و انکساری اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی عاجزی کو بھی اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا اور انھیں معاف فرمادیا۔ اس کے برعکس گناہ پر مصر رہنا، اپنی غلطی کا اعتراف نہ کرنا اور تکبر کا اظہار کرنا شیطان کا شیوہ ہے اور اسی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا شکار ہوا۔

امدادی اشیا

- دعا مع ترجمہ چارٹ پر خوشخط لکھی ہو
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام-۶، صفحہ نمبر ۳

تعارف/وضاحت

طلبا کو اس دعا کے پس منظر سے آگاہ کرتے ہوئے بتایئے کہ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی زوجہ بی بی حوّا جنت میں رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں ایک درخت کے پھل کے علاوہ جنت کی تمام نعمتیں کھانے کی اجازت دے رکھی تھی، لیکن شیطان نے ان دونوں کو ورغلاتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں اس درخت کا پھل کھانے سے اس لیے منع کیا ہے کہ کہیں تم دونوں فرشتے نہ بن جاؤ یا ہمیشہ برقرار رہنے والی زندگی نہ حاصل کرلو۔ وہ ان کے سامنے قسمیں کھا کھا کر انھیں یقین دلانے لگا کہ وہ ان کا خیر خواہ ہے اور دھوکے سے ان دونوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر مائل کرلیا اور ان دونوں نے اس درخت کا پھل کھالیا۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ندا آئی کہ کیا میں نے تمھیں اس درخت کا پھل کھانے سے نہیں روکا تھا اور نہیں کہا تھا کہ شیطان تمھارا کھلا دشمن ہے!

اب حضرت آدم علیہ السلام اور بی بی حوّا کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور بہت روئے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے ہوئے کہنے لگے :

''اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تُو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم تباہ ہو جائیں گے۔'' (الاعراف : ۲۳)

معافی کے ان کلمات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف فرما دیا۔ پس ہمیں بھی چاہیے کہ ہم شیطان کے ہتھکنڈوں سے بچیں اور اگر کسی وقت شیطان کے بہکاوے میں آ کر کچھ غلطی کر بیٹھیں تو فوراً اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کے خواستگار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری تمام خطاؤں سے درگزر فرمائے اور ہمیں دونوں جہاں کی فلاح و کامرانیاں نصیب فرمائے۔ آمین!

الفاظ معانی

طلبا کو الفاظ معانی کے فلیش کارڈز دکھائے جائیں اور تختۂ تحریر پر بھی ان کی وضاحت کی جائے۔

ظَلَمْنَآ : ہم نے ظلم کیا — اَنْفُسَنَا : اپنی جانوں پر

وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا : اور اگر تُو ہمیں نہیں بخشا — الْخٰسِرِيْنَ : خسارہ پانے والے

کتاب سے با محاورہ ترجمہ پڑھیے اور سمجھائیے۔

حضرت آدم علیہ السلام اور بی بی حوّا کا یہ قصّہ سورۃ الاعراف میں موجود ہے، طلبا کو دکھائیے اور تفصیل سے یہ قصّہ سنائیے۔

حفظ

یہ دعا حفظ کرانے کے لیے بلند آواز سے اس آیت کی تلاوت کیجیے۔ طلبا آپ کی پیروی میں یہ آیت پڑھیں۔ انھیں بار بار اس آیت کو پڑھوائیے یہاں تک کہ زبانی یاد ہو جائے۔ پھر فرداً فرداً ان سے سنیے اور اسے پڑھتے رہنے کی تلقین کیجیے۔

☆ سورۃ الحشر : ۱۰

مقاصد:

- طلبا کو دعا مع ترجمہ یاد کروانا۔
- انھیں اس دعا کے پس منظر سے آگاہ کرنا۔
- طلبا کو تلقین کرنا کہ مسلمان دوسرے مسلمان کی ہر معاملے میں خیر خواہی چاہتا ہے، چنانچہ جب کوئی مسلمان اپنے لیے دعا کرے تو اسے چاہیے کہ دیگر مسلمانوں کے لیے بھی دعا کرے جو اس کے دینی بھائی ہیں اور ان میں سے کسی کے لیے اپنے دل میں بغض اور کینہ نہ رکھے۔ اسی دعا کو پڑھنے سے آپس میں دشمنیاں جنم نہیں لیں گی بلکہ ایک دوسرے کے لیے پیار اور محبت کے جذبات پروان چڑھیں گے۔

امدادی اشیا

- دعا مع ترجمہ چارٹ پیپر پر خوشخط لکھی ہو
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام - ۶ ،صفحہ نمبر ۳

تعارف/ وضاحت

یہ دعا سورۃ الحشر کی دسویں آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک ایسی امت ہونے کی تعلیم فرمائی ہے جو آپس میں عداوت و دشمنی نہ رکھتی ہو بلکہ اتحاد و اتفاق کی مظہر اور محبت و الفت کی علم بردار ہو۔ انھیں یہ بھی تعلیم فرمائی کہ وہ تمام امت، خاص طور پر تمام مہاجرین و انصار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے بھی اپنے دلوں میں محبت و عقیدت کے جذبات رکھیں اور ان کے لیے دعائیں کرتے رہیں، اس لیے کہ وہ ہم سے پہلے ایمان لانے والے اور ہم تک اسلامی تعلیمات پہنچانے کا ذریعہ بنے ہیں۔ چنانچہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت ہم پر لازم ہے۔ ہمیں ہر حال میں ان فتنوں سے بچنا ہے جن سے کسی صحابی کو بُرا کہنے یا ان کے متعلق بُرا اعتقاد رکھنے کا احتمال پیدا ہو، ورنہ یہ عمل ہماری ہلاکت کا سبب بن جائے گا۔

اس کے علاوہ آپس میں حسد اور کینہ سے بچنے کے لیے بھی یہ بہترین دعا ہے۔ یہ دعا تمام مسلمانوں کے لیے ہے کہ وہ اپنے لیے دعا گو رہیں اور اپنے سے پہلے مسلمانوں کے لیے بھی مغفرت طلب کرتے رہیں۔ مغفرت کی دعا کرنا ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے۔ مغفرت طلب کرنے کی یہ دعا خود اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن پاک میں ہمیں سکھائی ہے :

''اے ہمارے پروردگار! ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے ، جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں ، گناہ معاف فرما اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ نہ پیدا ہونے دے۔ اے ہمارے پروردگار ! تُو بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے۔ (الحشر : ۱۰)

الفاظ معانی

اغْفِرْ : تو مغفرت فرما
اِخْوَانِنَا : ہمارے بھائی
لَا تَجْعَلْ : تو نہ رکھ
غِلًّا : کینہ
رَءُوْفٌ : مہربان

حفظ

طلبا کو دعا کے معانی و مطلب سمجھانے کے بعد یہ دعا بار بار پڑھوائیں یہاں تک کہ انھیں زبانی یاد ہو جائے۔ اگلے دن فرداً فرداً سنیں۔

☆ سورۃ الزخرف : ۱۳-۱۴

مقاصد

- طلبا کو دعا مع ترجمہ زبانی یاد کروانا۔
- طلبا کو تلقین کرنا کہ جب بھی وہ کسی سواری پر سوار ہوں تو یہ دعا ضرور پڑھیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جس نے سواری سمیت اس کائنات کی تمام چیزوں کو ہمارے لیے مسخر کیا ہے۔
- طلبا کو بتانا کہ یہ دعا پڑھنا سنت ہے ، اس لیے کہ نبی کریم ﷺ جب بھی کسی سواری پر تشریف فرما ہوتے تو یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

امدادی اشیا

- دعا مع ترجمہ چارٹ پیپر پر خوشخط لکھی ہو
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام - ٦ ، صفحہ نمبر ٣

تعارف/ وضاحت

طلبا کو سواری پر سوار ہونے کا سنت طریقہ بتائیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواری پر پاؤں رکھتے وقت بسم اللہ کہتے ، پھر سوار ہوجانے کے بعد الحمد للہ پڑھتے اور پھر سورۃ الزخرف کی آیات ١٣ تا١٤ سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَنَا ہٰذَا وَ مَا کُنَّا لَہٗ مُقۡرِنِیۡنَ ﴿١٣﴾ وَ اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ ﴿١٤﴾ پڑھا کرتے تھے۔

وضاحت کے دوران بتائیے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے جانوروں اور چوپایوں پر ہمیں قدرت عطا فرمائی اور دیگر سواریاں (کار ، بس ، ریل ، جہاز وغیرہ) بنانے کی صلاحیت عطا فرمائی اور اُنھیں قابو میں رکھنے کی قوت و طاقت بخشی ، ورنہ کوئی بھی انسان نہ کچھ بنا سکتا تھا اور نہ اسے استعمال کرنے کی صلاحیت حاصل کرسکتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس دعا میں یہ الفاظ بھی سکھائے کہ ’’پاک ہے وہ ذات جس نے اِس کو ہمارے زیرِ فرمان کیا اور ہم میں طاقت نہ تھی کہ اس کو بس میں کر لیتے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔‘‘

یعنی ہمیں یہ تعلیم بھی دی گئی کہ ہم اس دنیاوی سفر کے دوران آخرت کے سفر کو ہرگز فراموش نہ کریں کہ بالآخر ہمیں لوٹ کر تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف جانا ہے اور اس سفرِ آخرت کو سہولت سے طے کرنے کے لیے اعمالِ صالح کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

معانی و مطالب

طلبا کو معانی و مطالب کے فلیش کارڈز دکھائے جائیں اور بورڈ پر ان کی وضاحت کی جائے۔

سُبۡحٰنَ : پاک ہے	سَخَّرَ : مسخر کیا ، تابع کیا ، زیرِ فرمان کیا
اِنَّاۤ : بے شک	مُقۡرِنِیۡنَ : بس میں کرنے والے ، قابو میں کرنے والے
اِلٰی : کی طرف	لَمُنۡقَلِبُوۡنَ : ہم لوٹ کر جانے والے ہیں

ترجمہ اور اس کی وضاحت کے بعد دعا انھیں بار بار پڑھائیں یہاں تک کہ زبانی یاد ہو جائے۔
اس دعا کو مع ترجمہ خوشخط لکھوائیے اور مزید یاد کرنے کے لیے دیجیے۔ اگلے دن فرداً فرداً ان سے سنیے۔

سرگرمیاں

- ان دعاؤں کے علاوہ دیگر قرآنی اور مسنون دعائیں بھی یاد کروانے کا اہتمام کیجیے اور انھیں پڑھنے کے مواقع بھی بتائیے۔
- قرآنی و مسنون دعائیں مع ترجمہ تختۂ نرم پر آویزاں کیجیے۔
- خوشخطی کا مقابلہ کروائیے۔
- دعائیں سنانے کا مقابلہ رکھوائیے تا کہ طلبا میں زیادہ سے زیادہ دعائیں یاد کرنے کا شوق پیدا ہو۔
- لنچ بریک میں طلبا کو پانی پینے اور کھانا کھاتے وقت کی مسنون دعائیں پڑھنے کی تلقین کیجیے نیز گھر سے نکلنے اور گھر میں داخل ہونے کی دعائیں بھی پڑھنے کی ترغیب دلائیے۔
- طلبا کو زیادہ سے زیادہ قرآنی اور مسنون دعائیں یاد کروائیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

دعا کے آداب

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا۔ اس نے نماز پڑھی اور دعا کی کہ ''اے اللہ میری مغفرت فرما۔'' آپ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا ''تم نے دعا مانگنے میں جلدی کی، جب نماز پڑھ لو تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرو، درود پڑھو، پھر دعا مانگو۔'' اتنے میں ایک دوسرا آدمی آیا۔ اس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی، درود شریف پڑھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اب مانگو، دعا قبول ہو گی۔''
(ترمذی، ابواب الدعوات)

بہترین دعا

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠١﴾

(البقرۃ: ۲۰۱)

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

الفاظ معانی کے فلیش کارڈ

دعا کی فضیلت و اہمیت

طلبا کی تحاریر

قرآنی اور مسنون دعائیں مع ترجمہ

اللہ تعالیٰ پر ایمان

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا :

- اپنے دلوں میں عقیدۂ توحید کو مزید پختہ محسوس کریں۔
- شرک کے مفہوم سے آگاہ ہوں اور شرک سے بچنے کی ترغیب پائیں۔
- توحید پر ایسے دلائل سے واقف ہوں جن سے ثابت ہو کہ یہ کائنات اتفاقیہ وجود میں نہیں آئی۔
- اللہ تعالیٰ کے ناموں کو زبانی یاد کریں اور ان کے معانی و مطالب سے آگاہ ہوں۔
- اللہ تعالیٰ پر ایمان کے تقاضوں سے آگاہ ہوں۔

امدادی اشیا

- اللہ تعالیٰ پر ایمان سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- چارٹ جس پر کلمہ طیبہ مع ترجمہ خوشخط لکھا ہو
- اللہ تعالیٰ کے ۹۹ ناموں کے فلیش کارڈز
- کسی خوش الحان قاری کی آواز میں اللہ تعالیٰ کے ناموں کی کیسٹ/سی ڈی
- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام - ۶ ،صفحہ نمبر ۴

طریقۂ تدریس

اللہ تعالیٰ پر ایمان سے متعلق طلبا کی سابقہ معلومات کا اعادہ کروائیے۔ طلبا کو یہ بتائیے کہ اس کائنات کو پیدا کرنے والا اور اس کا نظام چلانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ کائنات خود بخود وجود میں نہیں آئی۔ اس کی وضاحت کے لیے کوئی مثال یا واقعہ سنایا جا سکتا ہے تاکہ سبق میں طلبا کی دلچسپی بڑھے۔ مثلاً ایک مرتبہ امام ابو حنیفہؒ کا ایک دہریے

(وجودِ باری تعالیٰ کے منکر) سے مناظرہ طے ہوا۔ امام ابو حنیفہؒ مناظرے کے لیے کچھ دیر سے پہنچے تو دہریے نے دیر سے آنے کی وجہ پوچھی۔ امام ابو حنیفہؒ نے جواب دیا کہ ''میں آپ کی طرف نکلا۔ راستے میں دریا تھا جس کو عبور کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ پھر اچانک میں نے کیا دیکھا کہ دریا کے کنارے ایک درخت خود بخود کٹ گیا اور اس کی لکڑی کے تختے بننے لگے پھر یہ تختے خود بخود جڑنے لگے اور ایک کشتی تیار ہو گئی۔ میں اس میں بیٹھا، دریا پار کیا اور آپ کے پاس چلا آیا''

دہریہ بولا، ''یہ کیسے ممکن ہے کہ لکڑی کے تختے خود بخود جڑ جائیں اور ان سے کشتی تیار ہو جائے؟'' اس پر امام ابوحنیفہؒ نے برجستہ جواب دیا کہ ''جب ایک معمولی سی کشتی خود بخود نہیں بن سکتی تو اتنی بڑی اور وسیع کائنات کسی بنانے والے کے بغیر کیسے وجود میں آ سکتی ہے؟'' یہ جواب سن کر دہریہ ہکّا بکّا رہ گیا اور وجودِ باری تعالیٰ کا قائل ہو گیا۔

سبق کا عنوان تختۂ تحریر پر لکھیے۔ ذیلی عنوانات بھی لکھیے پھر سبق کا پہلا پیراگراف کسی طالبِ علم سے پڑھوائیے اور اس کی وضاحت کیجیے۔ دورانِ وضاحت سوالات بھی کیجیے تاکہ تمام طلبا کی توجہ سبق پر مرکوز رہے۔

اسی طرح بقیہ پیراگراف بھی مختلف طلبا سے پڑھوائیے اور متن کی وضاحت کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر درج کرتے جائیے۔ تدریسی معلومات کا بروقت استعمال کیجیے۔ دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیے جا سکتے ہیں۔

- دنیا میں جتنے بھی پیغمبر آئے انھوں نے کس عقیدے کی طرف لوگوں کو بلایا؟
- کیا آپ شرک کی کوئی مثال دے سکتے ہیں؟ شرک سے بچنا کیوں ضروری ہے؟
- ہمارا اپنا وجود اپنے خالق کی گواہی دے رہا ہے۔ کیسے؟
- اگر رزق کی فراہمی بندوں کے ہاتھ میں ہوتی تو کیا ہوتا؟
- اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں شرک سے متعلق کیا فرمایا ہے؟
- اللہ تعالیٰ پر ایمان ہم سے کیا تقاضا کرتا ہے؟

اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام پانچ پانچ کر کے طلبا کو یاد کروائیے اور ان کے معانی بھی بتائیے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ بتائیے اور جائزہ لیجیے کہ تمام نکات طلبا کی سمجھ میں آ گئے ہیں۔

حل شدہ مشق

ا۔ تفصیلی جوابات والے سوالات پر طلبا سے تبادلۂ خیال کیجیے، زبانی جوابات پوچھیے اور پھر انھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ مختصر جوابات:

(i) شرک سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں کسی کو اس کا مدِ مقابل ٹھہرانا اور اس کی عبادت میں کسی دوسرے کو بھی شریک کرنا ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور سے بھی حاجتیں مانگنا اور نفع و نقصان کا مالک سمجھنا اور اللہ تعالیٰ کو خدائے واحد ماننے سے انکار کرنا شرک ہے۔ شرک کو گناہِ عظیم اس لیے کہا گیا ہے کہ اس کائنات کو تخلیق کرنے والا اور اس کا انتظام چلانے والا صرف اور صرف ایک رب ہے جو تمام اختیارات اور قدرت رکھتا ہے۔ پھر اس کی اپنی ہی بنائی ہوئی مخلوق اس کی خدائی میں کیسے شریک ہو سکتی ہے۔

(ii) اللہ تعالیٰ جزا اور سزا پر قادر ہے۔ وہ گناہگاروں کو ذلت و رسوائی، جان و مال کے نقصان یا آخرت کے عذاب کی صورت میں سزا دیتا ہے اور اپنے نیک بندوں کو دنیا و آخرت میں انعامات سے نوازتا ہے۔

(iii) اگر ہم اپنی ذات پر غور و فکر کریں تو ہمارا ہر عضو ہمارے خالق کی قدرت کی گواہی دے رہا ہے۔ ہمارے جسم کا تمام نظام، ہمارا دیکھنا، سننا، بولنا، چلنا پھرنا، کام کرنا، غور و فکر کرنا سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ثبوت ہے۔

۳۔ الفاظ کو اُن کے درست معانی سے ملانا:

حدیثِ نبوی	جن الفاظ کی نسبت نبی کریم ﷺ کی طرف ہو
وحدہٗ لا شریک	وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں
عالمُ الغیب	غیب کی باتوں کو جاننے والا
شرک	اللہ کے ساتھ حصّہ داری
توحید	ایک اللہ پر ایمان

مزید مشقیں اور سرگرمیاں

- درست جواب کی نشان دہی کیجیے:

۱۔ زندگی اور موت کس کے اختیار میں ہے؟ (جنوں کے - اللہ کے - فرشتوں کے)

۲۔ کائنات میں ہر طرف کیا دکھائی دیتا ہے؟ (افراتفری - بدنظمی - نظم و ضبط)

۳۔ نبی کریم ﷺ نے مکی زندگی میں کس عقیدے کی تبلیغ فرمائی؟ (عقیدۂ رسالت - عقیدۂ توحید - عقیدۂ آخرت)

۴۔ آخرت میں کامیابی کا وعدہ کن لوگوں کے لیے ہے؟ (عقیدہ توحید کو ماننے والوں کے لیے - مشرکوں کے لیے - کافروں کے لیے)

۵۔ زمین و آسمان کی سلطنت کس کے قبضے میں ہے؟ (فرشتوں کے - اللہ کے - انسانوں کے)

- تفہیم کروائیے۔

ورک شیٹ پر درج ذیل عبارت تحریر کیجیے اور طلبا سے سوالات کے جوابات لکھوائیے۔

عراق کا بادشاہ نمرود خدائی کا دعویدار تھا۔ وہ بہت مغرور اور سرکش بھی تھا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسے اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کی تعلیم دی تو اس نے اللہ تعالیٰ کے وجود کی دلیل مانگی۔ اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ ''میرا رب وہ ہے جو زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے۔'' اس نے کہا کہ ''یہ تو میں بھی کر سکتا ہوں۔'' چنانچہ اس نے ایک ایسے قیدی کو رہا کر دیا جسے سزائے موت دی جانی تھی اور ایک بے گناہ شخص کو مار ڈالا۔ اب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس سے کہا کہ ''میرا رب تو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے اور مغرب میں غروب کرتا ہے۔ اگر تم خدا ہو تو اسے مغرب سے نکال کر دکھاؤ۔'' یہ سن کر وہ ہکّا بکّا رہ گیا۔

سوالات

۱۔ نمرود کون تھا؟

۲۔ وہ کس چیز کا دعویدار تھا؟

۳۔ اس نے اپنے خدا ہونے کی کیا دلیل پیش کی تھی؟

۴۔ وہ سورج کو مغرب سے کیوں نہیں نکال سکا؟

۵۔ اس واقعے سے ہمیں کیا سبق ملا؟

۳۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارے میں فلو چارٹ مکمل کروائیے۔

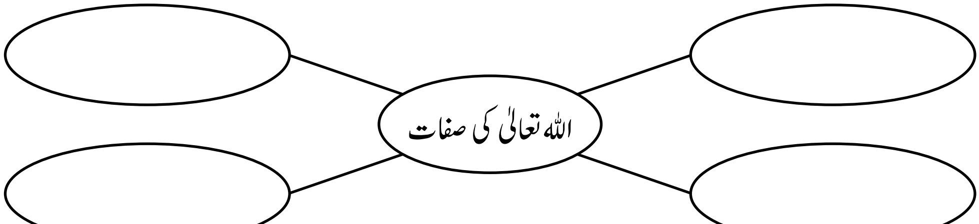

- اللہ تعالیٰ کے نام زبانی یاد کروانے کے بعد طلبا کے درمیان مقابلہ کروائیے۔
- اللہ تعالیٰ کے نام خوشخط لکھنے کا مقابلہ کروائیے۔ اچھا کام تختۂ نرم پر آویزاں کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

القرآن: اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ (النور: ۳۵) ترجمہ: اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔	**کلمہ توحید** لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔
عقیدہ توحید کے دلائل قرآنِ مجید کی روشنی میں • سورۃ الطّور: ۳۵ - ۳۷ • سورۃ آل عمران: ۱۹۰ • سورۃ ابراہیم: ۱۰ • سورۃ الملک: ۳ - ۴ • سورۃ البقرہ: ۲۵۸	**شرک کی اقسام** • اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک ٹھہرانا • اللہ تعالیٰ کی صفات میں کسی کو شریک کرنا • صفات کے تقاضوں میں شریک کرنا • اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک کرنا

اللہ تعالیٰ کے نام	اللہ تعالیٰ کی نشانیاں	طلبا کا کام

اذان: فضیلت و اہمیت

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- اذان کی اہمیت وفضیلت سے آگاہ ہوں۔
- اذان کے الفاظ اور ان کے مفہوم سے واقف ہوں۔
- اذان دینے کا طریقہ سیکھ لیں۔
- جان لیں کہ جب اذان ہورہی ہو تو اس وقت تمام کام چھوڑ کر اذان کو خاموشی سے سنا جائے، اس کا جواب دیا جائے، اس کے بعد اذان کی دعا پڑھی جائے اور پھر فوراً نماز کی تیاری کر کے مسجد کا رخ کیا جائے۔
- نماز پابندی سے پڑھنے کی ترغیب حاصل کریں۔

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر اذان مع ترجمہ خوشخط لکھی ہو
- خوش الحان مؤذن کی آواز کی کیسٹ/سی ڈی
- اذان کے بعد کی دعا
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۶، صفحہ نمبر ۹

طریقۂ تدریس

اذان سے متعلق طلبا کی سابقہ معلومات کا اعادہ کیجیے؛ مثلاً، اذان دن میں کتنی بار دی جاتی ہے، اذان کیوں دی جاتی ہے، کیا آپ کو اذان دینا آتی ہے، اذان سن کر آپ کیا کرتے ہیں، اذان کی اہمیت وفضیلت کیا ہے، وغیرہ وغیرہ۔ اعلانِ سبق کے بعد سبق کا ایک پیراگراف خود پڑھیں، پھر پیراگراف کی وضاحت کریں۔ مزید پیراگراف طلبا سے پڑھوائیں اور ساتھ ساتھ ان کی وضاحت کرتے جائیں۔ عنوان، ذیلی عنوانات اور اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔

دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیے جا سکتے ہیں:

- اذان کس عبادت کی ادائیگی کا بلاوا ہے؟
- اذان میں کس عقیدے کا ذکر ہے؟
- اگر اذان نہ دی جائے تو کیا نقصانات ہو سکتے ہیں؟
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا خواب دیکھا؟
- حی علی الصلوٰۃ کا کیا مطلب ہے؟
- حی علی الفلاح کے کیا معنی ہیں؟
- فجر کی اذان میں کن کلمات کا اضافہ ہے اور ان کا کیا مطلب ہے؟
- اذان کی فضیلت و اہمیت کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات بتائیے۔
- مؤذن کو اذان دیتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

سبق پڑھانے کے بعد سبق کا خلاصہ بتائیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ تفصیلی جوابات کے متقاضی سوالات پر طلبا سے جماعت میں تبادلۂ خیال کیجیے، ان سے زبانی جوابات لیجیے، مناسب اصلاح کیجیے اور پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ مختصر جوابات:

(i) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اذان کو اسلام کی بڑی نشانی قرار دیا ہے اس لیے کہ اذان اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور بڑائی کا اعلان ہے اور اسلام کی سب سے اہم عبادت یعنی نماز کا بلاوا ہے۔

(ii) سبق سے نقل کرنے کے لیے دیجیے۔

(iii) اذان سن کر ہمیں اذان کا جواب دینا چاہیے، اذان کے بعد کی دعا پڑھنی چاہیے اور تمام کام چھوڑ کر اوّل وقت میں نماز کی ادائیگی کا اہتمام کرنا چاہیے۔

(iii) اذان دینے والے کو مؤذن کہتے ہیں۔

(v) مؤذن ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ بہترین کردار کا حامل ہو، خوش الحان ہو، بلند آواز میں اذان دے اور اذان دینے کی اجرت نہ لے، نماز کے اوقات سے آگاہ ہو، صاف ستھرا لباس پہنے، وضو کرنے کے بعد قبلہ رخ کھڑے ہو کر بلند جگہ پر اذان کے الفاظ ادا کرے۔

۳۔ درست جوابات کی نشاندہی :

(i) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (ii) ۶ مرتبہ (iii) ہجرتِ مدینہ کے بعد

(iv) فجر (v) فلاح ونجات کی طرف

- پراجیکٹ میں دیا گیا کام طلبا سے ضرور کروائیے۔ یہ ان کی دلچسپی اور معلومات میں اضافے کا باعث بنے گا۔
- طلبا کو اذان کے الفاظ یاد کروائیے۔ عملاً ایک طالبِ علم کو بلا کر اذان دلوائیے۔ اذان دینے کے لیے ضروری شرائط سے آگاہ کیجیے۔
- اذان کی ریکارڈنگ بھی ضرور سنوائیے اور اذان کے بعد کی دعا بھی مع ترجمہ یاد کروائیے۔

دیگر مشقیں اور سرگرمیاں

ا۔ خالی جگہیں پُر کروائیے۔

(i) اذان اللہ تعالیٰ کی __________ کا اعلان ہے۔

(ii) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو اذان کے الفاظ بذریعہ __________ بتائے گئے۔

(iii) بار بار اذان سننے سے __________ تازہ رہتا ہے۔

(iv) اذان __________ کے راستے کا بلاوا ہے۔

(v) اذان سن کر __________ پر خوف طاری ہوجاتا ہے۔

۲۔ صحیح اور غلط کی نشاندہی کروائیے۔

(i) اذان کے معنی اعلان کے ہیں۔ ☐

(ii) اذان کی ابتدا مکّہ میں ہوئی۔ ☐

(iii) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اذان کے بارے میں خواب دیکھا۔ ☐

(iv) اذان کی آواز سے شیطان بھاگتا ہے۔ ☐

(v) مؤذن کو چپکے چپکے اذان دینی چاہیے۔ ☐

۳۔ مؤذن کے فضائل پر ایک نوٹ لکھوائیے۔

۴۔ کالم 'الف' اور کالم 'ب' کے جملوں کو آپس میں ملا کر مکمل کروائیں۔

	کالم 'الف'	کالم 'ب'
(i)	اذان دن بھر میں	بلانے کا کوئی طریقہ مقرر نہ تھا۔
(ii)	اذان مسلمانوں کو	راستے کا بلاوا ہے۔
(iii)	ابتدا میں نماز کے لیے	پانچ مرتبہ دی جاتی ہے۔
(iv)	اذان دینے والوں کی	نماز کی طرف بلانے کی دعوت ہے۔
(v)	اذان کامیابی کے	گردنیں قیامت کے دن سب سے بلند ہوں گی۔

تختۂ نرم کی تجاویز

اذان مع ترجمہ

اذان کے بعد کی دعا مع ترجمہ

موذن کے فضائل

طلبا کی تحاریر

اذان کے وقت کیا کرنا چاہیے

۱۔ خاموشی سے اذان سننی چاہیے۔
۲۔ اذان کا جواب دینا چاہیے۔
۳۔ اذان کے بعد کی دعا پڑھنی چاہیے۔
۴۔ نماز کی تیاری کرنی چاہیے۔
۵۔ باجماعت نماز کے لیے مسجد جانا چاہیے۔

نماز: اہمیت و فضیلت اور فرائض

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- نماز کی اہمیت، فضیلت اور فرائض سے آگاہ ہوں۔
- فرض، واجب، سنّتِ مؤکدہ رکعات کی وضاحت سے واقف ہوں۔
- نماز کے ہماری زندگی پر پڑنے والے اثرات سے آگاہ ہوں۔
- نماز کی ادائیگی کی شرائط سے آگاہ ہوں۔
- نماز کو پابندی اور خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھنے کا سبق حاصل کریں۔
- نماز کا عملی طریقہ سیکھ جائیں۔
- نماز میں پڑھی جانے والی سورتوں اور دعاؤں کا ترجمہ سیکھیں اور اصطلاحاتِ نماز جان لیں۔

امدادی اشیا

- ویڈیو سی ڈی جس میں بچّے کو نماز ادا کرتے ہوئے دکھایا جائے
- چارٹ جس پر نماز مع ترجمہ لکھی ہو
- اصطلاحاتِ نماز اور نماز کے بعد پڑھی جانے والی تسبیحات کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۶، صفحہ نمبر ۱۳

طریقۂ تدریس

طلبا کی سابقہ معلومات کا اعادہ کرتے ہوئے ان سے پوچھیے کہ اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر بے شمار احسانات ہیں، ان احسانات کا شکریہ ادا کرنے کا بہترین طریقہ کیا ہے، معراج کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو کیا تحفہ دیا، اسلام کا وہ کون سا بنیادی فریضہ ہے جس کا ذکر قرآنِ مجید میں بار بار آیا ہے، نماز کس عمر میں فرض ہوتی ہے، آپ میں سے کتنے طلبا باقاعدگی سے نماز ادا کرتے ہیں، وغیرہ وغیرہ۔

پھر بتائیے کہ نماز کی اہمیت و فضیلت اور فرضیت کے بارے میں قرآن و حدیث میں کیا فرمایا گیا ہے، اس بارے میں آج ہم تفصیل سے پڑھیں گے اور نماز سے متعلق دیگر تفصیلات سے بھی آگاہی حاصل کریں گے۔

تختۂ تحریر پر سبق کا عنوان اور ذیلی عنوانات تحریر کیجیے۔ ایک پیراگراف پڑھیے، اس کی وضاحت کیجیے اور اس سے متعلق سوالات کیجیے۔ طلبا سے بھی پیراگراف پڑھوائیے اور ان کی وضاحت کیجیے۔ دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیے جا سکتے ہیں:

- اگر آپ کو کوئی تحفہ دے یا آپ کی کوئی ضرورت پوری کرے تو کیا آپ اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں؟
- اللہ تعالیٰ سب سے بڑھ کر ہماری ضرورتوں کو پورا کرنے والا اور انعامات سے نوازنے والا ہے، تو کیا ہم اس کا شکر ادا کرتے ہیں؟ کیسے؟
- اسلام کی بنیاد کن پانچ چیزوں پر ہے؟
- اسلام میں عقیدۂ توحید کے بعد سب سے اہم رکن کون سا ہے؟
- قرآنِ مجید میں نماز کے لیے کیا لفظ استعمال ہوا ہے؟
- نماز کن کاموں سے روکتی ہے؟
- نماز کی فضیلت کے بارے میں احادیث بیان کریں۔
- فرض نمازوں میں رکعات کی تعداد بتائیں۔
- نماز قضا ہو جائے تو کیا اس کی ادائیگی ضروری ہے؟
- اذان سنتے ہی کیا کرنا چاہیے؟

نماز کے فرائض اور شرائط زبانی یاد کروائیے۔ سبق کے اختتام پر اس کا خلاصہ ضرور بیان کیجیے۔ جماعت میں طلبا کو کھڑا کر کے نماز کی ادائیگی کا طریقہ بھی سکھائیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ تفصیلی سوالات کے جوابات پر طلبا سے جماعت میں تبادلۂ خیال کیجیے، ان سے زبانی جوابات لیجیے، مناسب اصلاح کیجیے اور پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ مختصر جوابات:

(i) باجماعت نماز، تنہا نماز سے افضل ہے، کیونکہ:

☆ باجماعت نماز کا ثواب تنہا نماز کے مقابلے میں ۲۷ گنا زیادہ ہے۔

☆ باجماعت نمازمسلمانوں کی اجتماعی شان کو ظاہر کرتی ہے۔

☆ باجماعت نماز کے بعد کی جانے والی اجتماعی دعائیں قبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔

(ii) جس طرح عمارت سے ایک ستون نکال دیا جائے تو وہ ڈھے جاتی ہے اسی طرح نماز بھی دین کی عمارت کا اہم ستون ہے جس کے بغیر دین کی عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔

(iii) گناہ اور بے حیائی کا ارتکاب کرنے والا جب اللہ کے حضور حاضر ہوتا ہے تو وہ اپنے گناہوں پر شرمسار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پانچ وقت نماز کی ادائیگی کی وجہ سے اور گناہوں اور بے حیائی کی شرمندگی سے بچنے کے لیے وہ آہستہ آہستہ بُرے کاموں سے باز آجاتا ہے۔

(iv) نماز صرف چند دعاؤں یا قرآنی آیات اور تسبیحات کے پڑھنے کا نام نہیں بلکہ یہ ایک جامع عبادت ہے۔ نماز قائم کرنے سے مراد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے ہوجانا ہے اور نماز کو باقاعدگی سے ادا کرنا ہے۔

۳۔ جملے مکمل کرنا:

(i) دین (ii) جنّت (iii) باجماعت/ ۲۷ (iv) دوسری اور آخری رکعت میں بیٹھنا

۴۔ غیر متعلق لفظ کی نشاندہی:

(i) زکوٰۃ (ii) تلبیہ (iii) فجر (iv) سعی

دیگر مشقیں اور سرگرمیاں

۱۔ مناسب جواب کی نشاندہی کروائیے:

(i) نماز معاف نہیں ہے: (کسی حال میں - جنگ کی حالت میں - بیماری کی حالت میں)

(ii) قرآنِ مجید میں اکثر جگہ نماز کے فوراً بعد ذکر ہوا ہے: (زکوٰۃ کا - جہاد کا - روزے کا)

(iii) قیام سے مراد ہے: (بیٹھنا - کھڑے ہونا - رکوع کرنا)

(iv) عشا میں سنت مؤکدہ کی تعداد: (دو - چار - چھ)

۲۔ مندرجہ ذیل نماز کے سامنے ان کی فرض رکعات کی تعداد لکھوائیے۔

(i) فجر ☐ (ii) ظہر ☐

(iii) عصر ☐ (iv) مغرب ☐

(v) عشا ☐

۳۔ نماز کے فرائض میں شامل امور لکھنے کے لیے دیجیے۔ انفرادی نماز اور باجماعت نماز عملی طریقے سے سکھائیے۔ نماز کا طریقہ سکھانے کے لیے انھیں کسی پارک میں لے جائیے اور وہاں نماز کی ادائیگی سکھائیے۔

۴۔ فرض نمازوں کے علاوہ عیدین، اشراق، چاشت اور تہجد وغیرہ کی بھی وضاحت کیجیے۔

۵۔ تحقیق کیجیے، لکھیے اور یاد رکھیے:

- کن امور کی بنا پر وضو فاسد ہوتا ہے؟
- کن امور کی بنا پر نماز ٹوٹ جاتی ہے؟
- نماز کی ادائیگی کے فرائض، سنت، واجب اور مستحب امور کیا ہیں؟
- وضو میں کتنے فرائض، کتنی سنتیں اور مستحب امور ہیں؟
- سجدۂ سہو سے کیا مراد ہے؟ یہ کیسے کیا جاتا ہے؟
- وتر کی ادائیگی کا طریقہ کیا ہے؟

تختۂ نرم کی تجاویز

نماز کا طریقہ مع تصاویر

نماز کے فوائد

- نماز روکتی ہے : بے حیائی اور برے کاموں سے
- نماز کنجی ہے : جنت کی
- نماز معراج ہے : مومن کی
- نماز ستون ہے : دین کا
- نماز ٹھنڈک ہے : آنکھوں کی
- نماز جھاڑ دیتی ہے : گناہوں کو

طلبا کا کام/طلبا کی تحاریر

دعائے قنوت مع ترجمہ

نفل نمازوں کے نام

- اشراق
- چاشت
- تہجد
- صلوٰۃ الکسوف
- صلوٰۃ الخوف
- صلوٰۃ التسبیح
- صلوٰۃ الحاجات
- اوّابین
- نماز استسقاء
- صلوٰۃ الخسوف

نماز کے بعد کی تسبیحات

سبحان اللہ= ۳۳ بار

الحمد للہ = ۳۳ بار

اللہ اکبر= ۳۴ بار

نمازِ جنازہ اور اس کی اہمیت

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- نمازِ جنازہ کی ادائیگی اور اہمیت سے واقفیت حاصل کرلیں۔
- میّت کے لیے پڑھی جانے والی دعا مع ترجمہ یاد کرلیں۔
- دوسروں کے غم میں شرکت کی ترغیب حاصل کریں اور دکھ کی گھڑی میں لوگوں کی مدد پر آمادہ ہوں۔
- اس بات کا شعور حاصل کریں کہ ''ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے''، لہٰذا وہ اس دنیا میں اپنے قیام کو ایک امتحان گاہ سمجھیں اور دوسروں کی موت سے عبرت حاصل کرتے ہوئے ہر وقت یہ بات ذہن میں رکھیں کہ بالآخر انھیں بھی اسی طرح اس دنیا سے رخصت ہونا ہے اور اپنے اعمال کی جواب دہی کے عمل سے گزرنا ہے۔ لہٰذا ہم سب کو چاہیے کہ اس دنیاوی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے اس کے ایک ایک لمحے کو کارآمد بنائیں تاکہ دنیا و آخرت کی ذلت و رسوائی سے بچیں اور فلاح و کامرانی حاصل کریں۔
- نمازِ جنازہ کی حکمت اور معاشرتی زندگی پر اس کے اثرات سے آگاہ ہوں۔

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر نماز جنازہ کی ادائیگی کا طریقہ درج ہو
- چارٹ پیپر جس پر سورۃ الانبیا کی آیت ۳۵ درج ہو
- آرٹ پیپر جماعت میں آویزاں کریں جس پر میّت کے لیے پڑھی جانے والی دعا مع ترجمہ درج ہو
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۶، صفحہ نمبر ۱۹

طریقۂ تدریس

عقیدۂ آخرت کی یاد دہانی کراتے ہوئے طلبا کو بتایا جائے کہ یہ دنیا اور اس دنیا میں رہنے والی مخلوق ہمیشہ ہمیشہ رہنے کے لیے نہیں بنائی گئی ہے، بلکہ ہمیشہ رہنے والی ذات تو صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ باقی تمام مخلوق کو بالآخر فنا

ہوجاتا ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کا نائب اور خلیفہ بنا کر اس دنیا میں ایک خاص مقصد کے تحت بھیجا گیا ہے اور وہ مقصد یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی احکاماتِ خداوندی کے تحت بسر کرے، گناہ یا خطا ہونے کی صورت میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کا طلب گار ہو اور یوں ہی اپنا مقررہ وقت پورا کرکے اس دنیا سے رخصت ہو جائے۔ ہم آئے دن دیکھتے ہیں کہ لوگ ہمارے سامنے اس دنیا سے رخصت ہورہے ہوتے ہیں۔کبھی کسی بیماری کے سبب اور کبھی کسی حادثے کے سبب، موت کا وقت ہر ایک کے لیے معین ہے، ہر شخص ایک مقررہ مدت گزارنے کے بعد اپنے رب سے جا ملے گا۔

چنانچہ اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو ہمارا کیا فرض ہے، اس میت کا ہم پر کیا حق ہے، اس کے سوگواروں کے لیے ہم پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے، نمازِ جنازہ کیا ہے، یہ کیسے ادا کی جاتی ہے، اس کی کیا اہمیت ہے، اس میں ہمارے لیے کیا سبق ہے، ان سب باتوں کا آج ہم تفصیل سے جائزہ لیں گے۔

تختۂ تحریر پر سبق کا عنوان اور ذیلی عنوانات تحریر کیجیے۔سبق کا پیراگراف پڑھیے اور اس کی وضاحت کیجیے۔طلبا سے بھی پیراگراف پڑھوایئے اور اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھتے جایئے۔ دورانِ وضاحت زبانی سوالات بھی کیجیے تاکہ طلبا کی توجہ سبق پر مرکوز رہے؛ مثلاً

- فرضِ کفایہ سے کیا مراد ہے؟
- نمازِ جنازہ میں کتنے رکوع اور کتنے سجدے ہوتے ہیں؟
- نمازِ جنازہ میں کتنی تکبیریں ہوتی ہیں؟
- ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر کیا حق ہے؟
- نمازِ جنازہ میں شرکت کی فضیلت بتائیں۔
- کیا نمازِ جنازہ میں شرکت سے ہمارے خیالات میں کوئی تبدیلی رونما ہوتی ہے؟
- ہمیں مرنے والے کے لواحقین سے ہمدردی کا اظہار کیوں کرنا چاہیے؟
- قبرستان جائیں تو کیا کرنا چاہیے؟
- مُردوں کو سلام کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ سلام کے الفاظ سنائیں۔

آخر میں سبق کا خلاصہ بتایئے اور اہم نکات دہرایئے۔طلبا کو جماعت میں کھڑا کرکے نمازِ جنازہ کا عملی طریقہ سکھایئے۔قبرستان میں اور میّت کے لیے پڑھی جانے والی دعا بھی مع ترجمہ یاد کروایئے۔

حل شدہ مشق

ا۔ تفصیلی سوالات کے جوابات پر طلبا سے جماعت میں تبادلۂ خیال کیجیے، ان سے زبانی جوابات لیجیے، مناسب اصلاح کیجیے اور پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ مختصر جوابات :

(i) نمازِ جنازہ میں شرکت کرنے سے موت کی یاد تازہ رہتی ہے اور آدمی گناہوں پر دلیر نہیں ہوتا۔ نمازِ جنازہ میں شرکت کرنے والا میت کے لیے مغفرت کی دعا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے گناہوں کی بھی معافی مانگتا ہے اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا عزم کرتا ہے۔ دوسروں کے غم میں شرکت کرنے سے ان کا غم ہلکا ہوتا ہے اور آپس میں خیر خواہی اور ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

(ii) فرضِ کفایہ سے مراد ہے کہ اگر کچھ لوگ اس فرض کی ادائیگی کرلیں تو یہ سب کی طرف سے ادا ہو جائے گا اور اگر ایک فرد نے بھی ادا نہیں کیا تو وہاں کے رہنے والے تمام مسلمان گناہگار ہوں گے۔

(iii) نمازِ جنازہ میں رکوع اور سجدہ نہیں ہوتا۔

(iv) نمازِ جنازہ میں میّت کے لیے مغفرت کی اجتماعی دعا کی جاتی ہے۔

۳۔ جملوں کے آگے 'جی ہاں' یا 'جی نہیں' لکھنا:

(i) جی نہیں (ii) جی ہاں (iii) جی نہیں (iv) جی ہاں (v) جی نہیں

سبق کا چوتھا اور پانچواں مشقی سال طلبا کو غور وفکر کی دعوت دیتا ہے۔ اس کا جواب انھیں خود لکھنے دیجیے۔

دیگر مشقیں اور سرگرمیاں

ا۔ مناسب جواب کی نشاندہی کروائیے:

(i) نمازِ جنازہ کیا ہے؟ (فرض ہے - سنت ہے - فرضِ کفایہ ہے)

(ii) قیراط سے کیا مراد ہے؟ (ایک پہاڑ کے برابر - دو پہاڑوں کے برابر - تین پہاڑوں کے برابر)

(iii) جنازے کے ساتھ چلنے والوں کو کہاں چلنا چاہیے؟

(جنازے کے پیچھے - جنازے کے آگے - جنازے کے دائیں طرف)

(iv) اگر کسی ایک فرد نے بھی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی تو کیا ہوگا؟

(ایک شخص گناہ گار ہوگا - دو لوگ گناہ گار ہوں گے - اس علاقے کے تمام مسلمان گناہ گار ہوں گے)

(v) نمازِ جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد کیا پڑھا جاتا ہے؟ (ثنا - درود شریف - مغفرت کی دعا)

۲۔ نمازِ جنازہ پڑھنے کے طریقے سے متعلق کارڈ بنایئے، انھیں ملا دیجیے اور طلبا سے ان کی ترتیب بورڈ پر لگوا کر درست کروایئے۔

۳۔ اگر آپ کسی کے جنازے میں تدفین تک شریک رہے ہیں تو اس کا احوال لکھیں۔

۴۔ ''ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے'' یہ آیت سامنے آتے ہی آپ کے ذہن میں کیا خیالات جنم لیتے ہیں؟ طلبا اپنے خیالات سے زبانی آگاہ کریں یا لکھ کر لائیں۔

۵۔ کہیں جانے کے لیے ہم زادِ راہ (سفر کا سامان) تیار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پاس جانے کے لیے ہمارے پاس کیا زادِ راہ ہے؟ بتایئے کہ اس کے لیے ہم کیا تیاری کریں۔

حج اور اس کی اہمیت

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- حج اور اس کی اہمیت کے بارے میں جان لیں۔
- حج کی فرضیت کی شرائط سے آگاہ ہوں۔
- حج کے طریقے سے واقف ہوں۔
- جان لیں کہ حج حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانیوں کی یادگار ہے۔
- صاحبِ استطاعت ہونے کی صورت میں حج کرنے کی ترغیب حاصل کریں۔

امدادی اشیا

- حج کی ویڈیو
- مقاماتِ مقدسہ کی تصاویر
- مناسکِ حج اور مسنون دعائیں مع ترجمہ چارٹ پر لکھی ہوئی
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۶، صفحہ نمبر ۲۳

طریقۂ تدریس

سبق میں دلچسپی پیدا کرنے اور طلبا کی آمادگی کے لیے سبق پڑھانے سے پہلے طلبا کو حج کی دستاویزی فلم دکھائی جائے تاکہ حج جیسے مقدس اور اہم رکن کی اہمیت ان کے دلوں میں اجاگر ہو اور ان میں صاحبِ استطاعت ہونے کے بعد حج کا فریضہ ادا کرنے کی رغبت پیدا ہو۔ اگر ویڈیو دکھانا ممکن نہ ہو تو حج سے متعلق تمام مقاماتِ مقدسہ کی تصاویر یا ماڈل دکھائے جائیں اور ان کے بارے میں سوالات کیے جائیں یا ہر تصویر یا ماڈل کی خود وضاحت کی جائے۔ مثلاً خانۂ کعبہ کا ماڈل دکھاتے ہوئے انھیں بتائیے کہ یہ اللہ کا گھر ہے، جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے تعمیر کیا۔

تختۂ تحریر پر سبق کا عنوان اور ذیلی عنوانات تحریر کیجیے، ہر پیراگراف کی وضاحت کیجیے۔ مناسکِ حج پڑھاتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام ، بی بی حاجرہ اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانیوں کا ذکر کیجیے۔

مثلاً صفا و مروہ کے درمیان سعی کا طریقہ بتاتے ہوئے ضرور ذکر کیجیے کہ یہ وہ مقام ہے جہاں بی بی حاجرہ نے اپنے ننھے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کے لیے پانی کی تلاش میں چکر لگائے تھے اور پھر بالآخر اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہاں پانی کا چشمہ جاری ہوگیا جو زم زم کہلاتا ہے۔

رمی کا طریقہ بتاتے ہوئے بیان کیجیے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے بیٹے کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے نکلے تو اس جگہ شیطان نے انھیں بہکایا اور ایسا کرنے سے منع کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شیطان کو کنکریاں ماریں اور اپنے عزم پر قائم رہے۔ اسی یادگار کے طور پر شیطان کو کنکریاں ماری جاتی ہیں اور عہد کیا جاتا ہے کہ ہم شیطان کی باتوں میں نہیں آئیں گے۔

قربانی کے عمل کی وضاحت کے دوران بتائیے کہ یہی وہ موقع تھا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لیے زمین پر لٹایا اور وہ اُن کی گردن پر چھری پھیرنے ہی والے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی جگہ مینڈھا بھیج دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش و قربانی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمایا۔ قربانی دراصل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم فرمانبرداری کی یادگار ہے جو ہمیں اس بات پر آمادہ کرتی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔

بقیہ سبق کی وضاحت کیجیے۔ دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیے جا سکتے ہیں :

- حج اسلام کا کون سا رکن ہے؟
- یہ کب فرض ہوا؟
- حج کی فرضیت کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنی مرتبہ حج ادا فرمایا؟
- حج کن لوگوں پر فرض ہے؟
- جو صاحبِ حیثیت ہونے کے باوجود حج نہ کرے اس کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا؟
- حج فرض ہونے کے بعد اس کی ادائیگی میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ کیوں؟
- شیطان کو کنکریاں مارنے کا کیا مقصد ہے؟
- وقوفِ عرفات سے کیا مراد ہے؟

سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کروائیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ تفصیلی سوالات کے جوابات پر طلبا سے جماعت میں تبادلۂ خیال کیجیے، ان سے زبانی جوابات لیجیے، مناسب اصلاح کیجیے اور پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ مختصر جوابات:

(i) مناسکِ حج سے مراد حج کے ارکان ہیں۔

(ii) حج حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانیوں کی یادگار ہے۔

(iii) مقامِ ابراہیم بیت اللہ کے اندر ایک مبارک پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشانات ہیں۔ یہ انتہائی بابرکت مقام ہے۔ یہاں طواف کے بعد دو رکعت نماز ادا کی جاتی ہے۔

(iv) سعی اس واقعے کی یادگار ہے جب بی بی حاجرہ، حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لیے پانی کی تلاش میں صفا اور مروہ نامی پہاڑیوں کے درمیان بار بار چکر لگا رہی تھیں۔

۳۔ خالی جگہوں کے جوابات:

(i) حضرت اسماعیل علیہ السلام (ii) طواف (iii) صاحبِ استطاعت (iv) رمی (v) نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۴۔ طلبا کا اچھا کام تختۂ نرم پر آویزاں کیجیے۔

۵۔ ایسا اپاہج، بیمار اور بوڑھا شخص جو سواری پر خود نہ بیٹھ سکتا ہوں اور قرض دار بھی ہو، اس پر حج فرض نہیں۔ دلیل کے طور پر سورۃ آل عمران کی آیت: ۹۷ اور یہ حدیث کہ ''جس کو کسی بیماری نے یا کسی حقیقی ضرورت نے یا کسی ظالم و جابر حاکم نے نہ روک رکھا ہوا اور پھر بھی وہ حج نہ کرے تو چاہے یہودی مرے چاہے نصرانی'' (مشکوٰۃ، الکتاب المناسک)

۶۔ وقوفِ عرفات حج کے ارکان کا سب سے اہم رکن ہے۔ اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میدان عرفات میں ٹھہرنا ہی دراصل حج ہے۔'' (ابن ماجہ، کتاب الحج) چنانچہ اگر کوئی حج کرنے والا ۹ ذی الحج کو دن میں یا اس دن کے بعد والی رات میں کسی وقت میدانِ عرفات میں نہ پہنچ سکے تو اس کا حج نہ ہوگا۔ لہٰذا معمر خاتون کا حج نہ ہوا۔

دیگر مشقیں اور سرگرمیاں

۱۔ طلبا کی نوٹ بک پر دو کالم بنوائیے جن میں لکھوائیے کہ کن لوگوں پر حج فرض ہے اور کن لوگوں پر نہیں۔

۲۔ صحیح اور غلط کی نشاندہی کروائیے:

(i) حضرت اسحٰق علیہ السلام بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ ☐

(ii) 'زم زم' کے معنی ہیں 'ٹھہر جا'۔ ☐

(iii) ملتزم سے مراد طواف ہے۔ ☐

(iv) حج کی ادائیگی ہر حال میں فرض ہے۔ ☐

(v) وقوفِ عرفات حج کا سب سے اہم رکن ہے۔ ☐

۳۔ درج ذیل اشارات کی مدد سے نیچے دیے گئے درست مناسکِ حج کا نام خانوں میں تحریر کیجیے:

مقامِ ابراہیم علیہ السلام، رمی، سعی، طواف، وقوفِ عرفات، حلق

(i) میدانِ عرفات میں ٹھہرنا ______

(ii) خانۂ کعبہ کے گرد چکر لگانا ______

(iii) سر منڈانا ______

(iv) صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا ______

(v) شیطان کو کنکریاں مارنا ______

(vi) وہ پتھر جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان ہیں۔ ______

۴۔ درج ذیل اشارات کی مدد سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کا واقعہ لکھوائیے۔

(i) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں اللہ کا حکم
(ii) بیٹے سے مشورہ
(iii) بیٹے کا جواب
(iv) فرماں برداری کی اعلیٰ مثال
(v) حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ مینڈھے کا ذبح ہونا
(vi) اللہ تعالیٰ کا آزمائش کو قبول کرنا
(vii) عید الاضحیٰ
(viii) قربانی حج کا اہم رکن

پراجیکٹ

طلبا کو گروہ میں تقسیم کیجیے اور ہر گروہ سے ایک کتابچہ بنوائیے جس میں:

(i) ان مقامات کی تصاویر لگائیں جہاں ارکانِ حج ادا کیے جاتے ہیں۔ تصاویر کے نیچے ان مقامات کے نام بھی لکھیں اور ان کے بارے میں چند جملے بھی تحریر کریں۔

(ii) حج سے متعلق قرآنی آیات و احادیث تحقیق کر کے لکھیں۔
(iii) حج اور عمرے کا فرق لکھیں اور بتائیں کہ کیا دونوں ایک ساتھ کیے جا سکتے ہیں۔
(iv) حج اور عمرے کے مواقع پر پڑھی جانے والی مسنون دعائیں مع ترجمہ درج کریں۔

تختۂ نرم کی تجاویز

مناسکِ حج ایک نظر میں

احرام: حاجی کا لباس

استلام: حجرِ اسود کو بوسہ دینا

مقامِ ابراہیم: مسجدِ حرام میں مخصوص جگہ جہاں دو رکعت نماز ادا کی جاتی ہے

منیٰ میں قیام: ۸ ذی الحجہ

مزدلفہ: غروبِ آفتاب کے بعد عرفات سے نکل کر یہاں قیام کیا جاتا ہے

قربانی: حسبِ توفیق جانور ذبح کرنا

طوافِ زیارت: حج کا دوسرا اہم فریضہ

تلبیہ: حرمِ کعبہ میں حج کے دوران کہے جانے والے کلمات

طواف: خانۂ کعبہ کے گرد چکر لگانا

صفا و مروہ: دو پہاڑیاں جن کے درمیان دوڑا جاتا ہے

وقوفِ عرفات: میدانِ عرفات میں ٹھہرنا اور امیرِ حج کا خطبہ سننا

رمی: شیطان کو کنکریاں مارنا

طوافِ وداع: الوداعی طواف

ملتزم: بیت اللہ کی دیوار جس سے چمٹ کر دعائیں مانگی جاتی ہیں

تلبیہ

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

ترجمہ: حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں
میں حاضر ہوں بے شک تمام تعریفیں اور تمام نعمتیں تیری ہیں اور بادشاہت تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں

صلحِ حدیبیہ

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا :

- صلحِ حدیبیہ اور اس کے اسباب کے بارے میں جان لیں۔
- صلح کی شرائط اور اس کے نتائج سے واقف ہوجائیں۔
- اس بات کا شعور حاصل کریں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلوں کو خوش دلی سے قبول کرنا چاہیے۔
- نبی کریم ﷺ کی طرح عہد کی پابندی کرنے کی ترغیب پائیں۔
- امن و امان کی خاطر دشمنوں سے بھی معاہدہ کرلینے کی تعلیم حاصل کریں۔

امدادی اشیا

- مکّہ مکرمہ کا نقشہ جس میں مقامِ حدیبیہ کی نشاندہی کی گئی ہو
- کھجور کے باغات اور خیموں کی تصاویر
- چارٹ جس پر صلحِ حدیبیہ کی شرائط خوشخط تحریر ہوں
- کتاب : سلام - ۶ ، صفحہ نمبر ۲۹

طریقۂ تدریس

سیرت النبی ﷺ سے متعلق طلبا کی سابقہ معلومات کا جائزہ لیتے ہوئے انھیں بتائیں کہ سنہ ۶ ہجری میں نبی کریم ﷺ نے خواب دیکھا کہ آپ ﷺ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ خانۂ کعبہ کی زیارت کررہے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس خواب کو حکمِ خداوندی جانا اور تقریباً چودہ سو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو لے کر عمرے کی نیت سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ چونکہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھی بیت اللہ کی زیارت کے لیے جارہے تھے اس لیے تلواریں نیام ہی میں تھیں۔ لیکن آپ ﷺ خانۂ کعبہ کا طواف نہ کرسکے۔ کیوں؟ اور اس کے بعد کیا ہوا؟ ان سب کی تفصیل ہم آج کے سبق میں پڑھیں گے۔

فہرست کی مدد سے سبق کا صفحہ کھلوائیے۔ اعلانِ سبق کے بعد تختۂ تحریر پر سبق کا عنوان اور ذیلی عنوانات تحریر کیجیے۔
صلحِ حدیبیہ کیوں ہوئی؟ اس کی وضاحت سے پہلے انھیں بتائیے کہ حدیبیہ ایک کنویں کا نام ہے جو مکہ مکرمہ سے ایک میل کی مسافت پر ہے۔ اس مناسبت سے اس بستی کا نام حدیبیہ پڑ گیا جہاں مسلمان اور کافروں کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا، جو تاریخ میں صلحِ حدیبیہ کے نام سے مشہور ہے۔
سبق کا پہلا پیراگراف خود پڑھیے اور پھر اس کی وضاحت کیجیے۔ باقی پیراگراف باری باری طلبا سے پڑھوائیے، تلفظ بھی درست کروائیے اور وضاحت بھی کیجیے۔
صلح کی شرائط تختۂ تحریر پر ترتیب سے لکھ کر ان کی وضاحت کیجیے، ان کے اثرات کے بارے میں بتائیے کہ بظاہر مسلمانوں کے خلاف طے پانے والی شرائط کس طرح ان کے حق میں بہتر ثابت ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اسے ''فتحِ مبین'' قرار دیا۔ آخر میں سبق کا خلاصہ بیان کیجیے اور سبق کے اہم نکات کو دہرا دیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ تفصیلی سوالات کے جوابات پر طلبا سے جماعت میں تبادلۂ خیال کیجیے، ان سے زبانی جوابات لیجیے، مناسب اصلاح کیجیے اور پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ مختصر جوابات:

(i) مکّہ روانگی کے وقت مسلمانوں کی تلواریں نیام میں تھیں کیونکہ مسلمان لڑنے کے ارادے سے نہیں بلکہ عمرے کی ادائیگی کی نیت سے جا رہے تھے۔

(ii) حدیبیہ کے مقام پر نبی کریم ﷺ نے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے جان نثاری کی بیعت لی تھی کیونکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیے جانے کی افواہ پھیل گئی تھی، لہٰذا ان کے خون کا بدلہ لینا ضروری تھا۔ اللہ تعالیٰ اس بیعت سے بہت خوش ہوا اور قرآن پاک کی سورۃ الفتح میں اس بیعت پر اپنی رضا و خوشنودی کا اعلان فرمایا۔ اس لیے اسے ''بیعتِ رضوان'' کہتے ہیں، یعنی ایسی بیعت جس پر اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے راضی ہوا۔

(iii) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر اس لیے بھیجا گیا کیونکہ اہلِ مکہ انھیں بہت معزز سمجھتے تھے۔

(iv) اللہ تعالیٰ نے صلحِ حدیبیہ کو فتحِ مبین یعنی کھلی فتح قرار دیا اس لیے کہ یہ صلح بعد ازاں فتحِ مکہ کا سبب بنی۔

۳۔ درست جوابات کی نشاندہی:

(i) ۶ ہجری (ii) چودہ سو (iii) عمرہ (iv) سورۃ الفتح (v) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

پراجیکٹ کا کام طلبا سے ضرور کروائیے۔

دیگر مشقیں اور سرگرمیاں

- صحیح اور غلط کی نشاندہی کروائیے۔

(i) مسلمان حج کی غرض سے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے۔ ☐

(ii) صلحِ حدیبیہ کی شرائط خانۂ کعبہ میں طے ہوئیں۔ ☐

(iii) صلحِ حدیبیہ فتحِ مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ ☐

(iv) صلحِ حدیبیہ کو اللہ تعالیٰ نے فتحِ مبین قرار دیا۔ ☐

(v) صلحِ حدیبیہ کی تمام شرائط مسلمانوں کے حق میں تھیں۔ ☐

- طلبا سے دو کالم بنوائیے۔ ایک کالم میں وہ شرائط لکھیں جو مسلمانوں کے حق میں تھیں اور دوسرے میں وہ شرائط جو بظاہر مسلمانوں کے حق میں نہ تھیں۔
- صلحِ حدیبیہ کے نتائج کے بارے میں فلو چارٹ مکمل کروائیے۔
- ''صلح'' کی اہمیت پر طلبا کے درمیان ایک مذاکرہ منعقد کروائیے۔

پراجیکٹ

نبی کریم ﷺ نے یہودیوں سے بھی ایک معاہدۂ امن کیا تھا۔ اس کا نام اور اس کی شرائط سیرت کی کتابوں سے دیکھ کر تحریر کیجیے اور بتائیے کہ نبی کریم ﷺ نے دیگر اقوام کے ساتھ ہمیشہ امن پسندی اور روا داری کو فروغ دیا جس کا عملی نمونہ یہ معاہدے ہیں۔

تختۂ نرم کی تجاویز

صلحِ حدیبیہ کی شرائط

کھجور کے باغات

طلبا کا کام/طلبا کی تحاریر

خیمے

فرماں رواؤں کو دعوتِ اسلام

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- جان لیں کہ نبی کریم ﷺ نے دعوت وتبلیغ کا دائرہ کار کن کن ملکوں تک وسیع کیا۔
- نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنے کی ترغیب حاصل کریں اور جانیں کہ اسلام کا پیغام تمام عالمِ انسانیت کے لیے ہے لہٰذا اسے غیر مسلموں تک پہنچانا ہماری اوّلین ذمّہ داری ہے۔
- واقف ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو دین اسلام دے کر اس لیے بھیجا کہ اسے تمام ادیان پر غالب کردے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر نبی کریم ﷺ کے ارسال کردہ خط کا نمونہ تحریر ہو
- مہرِ نبوت کی تصویر
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۶، صفحہ نمبر ۳۶

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت سے پہلے طلبا کو بتایئے کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے مبعوث کردہ آخری رسول ہیں جن کا پیغام ایک مخصوص قوم کے لیے نہیں بلکہ تمام اقوامِ عالم اور رہتی دنیا تک، تمام انسانوں کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دینِ اسلام دے کر اس لیے بھیجا ہے کہ وہ اس کو تمام ادیان پر غالب کردے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۲۸﴾

(الفتح: ۲۸)

ترجمہ: وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے اور حق ظاہر کرنے کے لیے اللہ ہی کافی ہے۔

چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی زندگی ہی میں اسلام کو وسعت دینے اور دیگر اقوام تک پہنچانے کی خاطر مختلف ممالک کی طرف تبلیغی خطوط ارسال فرمائے۔ اب نبی کریم ﷺ کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دیں تاکہ اسلام دنیا کے تمام ادیان پر غالب آجائے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو جائے۔

تمام پیراگراف باری باری طلبا سے پڑھوایئے اور ان کی وضاحت کیجیے۔ نبی کریم ﷺ کے طرزِ تحریر کی نمایاں خصوصیات بیان کیجیے۔ اس کے لیے نمونے کا خط تختۂ تحریر پر لکھ کر اس کی وضاحت کیجیے۔ آخر میں سبق کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے بتایئے کہ ان خطوط کے کیا اثرات مرتب ہوئے۔

حل شدہ مشق

۱۔ تفصیلی سوالات کے جوابات پر طلبا سے جماعت میں تبادلۂ خیال کیجیے، ان سے زبانی جوابات لیجیے، مناسب اصلاح کیجیے اور پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ مختصر جوابات:

(i) نبی کریم ﷺ تمام انسانوں کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے۔ آپ ﷺ کی نبوت کا مقصد دین اسلام کی تکمیل تھا۔ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ لہٰذا آپ ﷺ کی بعث کا مقصد یہ تھا کہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام پہنچ جائے۔

(ii) نبی کریم ﷺ کی مہر پر "محمد رسول اللہ" تحریر تھا۔

(iii) ایران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتح ہوا۔

(iv) ابو سفیان کے جوابات سن کر ہرقل نے کہا: "وہ وقت جلد آنے والا ہے کہ جب میری سلطنت پر اُن (نبی کریم ﷺ) کا قبضہ ہو جائے گا۔"

۳۔ صحیح اور غلط کی نشاندہی:

(i) صحیح	(ii) غلط	(iii) صحیح	(iv) صحیح	(v) غلط

دیگر مشقیں اور سرگرمیاں

- درست جواب کی نشاندہی کروائیے۔

۱۔ خسرو پرویز نبی کریم ﷺ کا خط دیکھ کر :

(i) خوش ہو گیا (ii) خاموش ہو گیا (iii) آگ بگولہ ہو گیا

۲۔ ہرقل نے اپنے دربار میں بلایا :

(i) حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کو (ii) ابوسفیان کو (iii) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کو

۳۔ مصر میں رہا کرتے تھے :

(i) مجوسی (ii) عربی (iii) قبطی

۴۔ مصر کے بادشاہ کا نام تھا :

(i) ہوزہ (ii) مقوقس (iii) اصحم

۵۔ نبی کریم ﷺ نے ارسال فرمائے :

(i) ڈھائی سو سے زیادہ خطوط (ii) تین سو سے زیادہ (iii) ساڑھے تین سو سے زیادہ

- درج ذیل کالم میں لکھیے کہ کون کس کی طرف خط لے کر روانہ ہوا :

صحابی کا نام	حکمراں کا نام	ملک کا نام
حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ	ہرقل	روم
حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ		
حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ		
حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ		

- ابوسفیان نے قیصرِ روم کے سامنے نبی کریم ﷺ کی جن خوبیوں کا ذکر کیا، وہ ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ ان خوبیوں کی فہرست بنوائیے۔
- خسرو پرویز کے کردار کی خامیوں کا جائزہ لیتے ہوئے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی گستاخی کی کیا سزا دی؟ نیز اس میں ہمارے لیے کیا سبق ہے؟

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝۲۸
(الفتح : ۲۸)

ترجمہ: ”وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ اور حق ظاہر کرنے کے لیے اللہ ہی کافی ہے۔“

مہرِ نبوی ﷺ

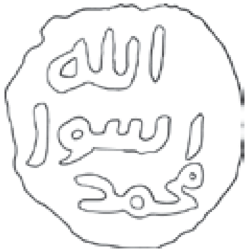

نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی تقریر

طلبا کا کام/طلبا کی تحاریر

غزوۂ خیبر

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- غزوۂ خیبر کے پس منظر، واقعات اور نتائج سے آگاہ ہوں۔
- اس اہم نکتے سے آگاہ ہوں کہ اسلام کے خلاف کی جانے والی سازشوں کا قلع قمع ضروری ہے۔ بُرائی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔ چنانچہ آج بھی دشمنانِ اسلام کی ریشہ دوانیوں اور مسلمانوں کے خلاف کیے جانے والے اقدامات پر ردِعمل کا اظہار کرنا اور ان کی روک تھام کے لیے اقدامات کرنا مسلمانوں اور اسلام کی بقا کے لیے بے حد ضروری ہیں۔
- جان لیں کہ فاتح کا مفتوحین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔
- صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی بہادری و جرأت سے آگاہ ہوں اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی ترغیب پائیں۔
- سبق حاصل کریں کہ کسی کے خلاف سازشیں کرنے اور غرور تکبر کا انجام بُرا ہوتا ہے۔

امدادی اشیا

- مدینہ کا نقشہ جس میں ان علاقوں کی نشاندہی کی جائے جہاں یہودیوں کے قلعے تھے
- چارٹ پیپر جس پر غزوۂ خیبر کے اہم نکات تحریر ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۶، صفحہ نمبر ۴۳

طریقۂ تدریس

طلبا کو بتایا جائے کہ خیبر عبرانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی قلعہ کے ہیں۔ خیبر، مدینہ میں یہودیوں کا مرکز تھا۔ یہاں اُن کے بہت سے قلعے تھے۔ ان قلعوں کے مجموعے کو خیبر کہا جاتا ہے۔ یہاں مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان ایک معرکہ ہوا جسے غزوۂ خیبر کہتے ہیں۔ یہ غزوہ کیوں پیش آیا، اس کے اہم واقعات و محرکات کیا تھے، اس کے کیا نتائج برآمد ہوئے اور ہمیں اس سے کیا سبق ملا، یہ تفصیلات ہم آج کے سبق میں پڑھیں گے۔

سبق کے تمام پیرایوں کی وضاحت کیجیے اور دورانِ وضاحت زبانی سوالات بھی کیجیے ؛ مثلاً :

- خیبر مدینہ سے کتنے فاصلے پر ہے؟
- آپ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کی سرکوبی کو کیوں ضروری خیال فرمایا؟
- غزوۂ خیبر کب پیش آیا؟
- اس میں مسلمانوں کے لشکر کی تعداد کیا تھی؟
- لشکرِ اسلام نے یہودیوں پر رات کے وقت حملہ کیوں نہیں کیا؟
- قموص کا قلعہ کس نے فتح کیا؟
- فتحِ خیبر سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ تفصیلی سوالات کے جوابات پر طلبا سے جماعت میں تبادلۂ خیال کیجیے ، ان سے زبانی جوابات لیجیے ، مناسب اصلاح کیجیے اور پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ مختصر جوابات :

(i) غزوۂ خیبر سنہ ۷ ہجری میں ہوا۔

(ii) یہودی اپنی اسلام دشمنی کی وجہ سے ریاستِ مدینہ کے خلاف سازشیں کررہے تھے۔ انھیں اپنی جنگی طاقت پر بہت گھمنڈ تھا لہٰذا وہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔

(iii) نبی کریم ﷺ نے اپنا لعابِ دہن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں لگایا جس سے ان کی آنکھیں ٹھیک ہو گئیں۔

(iv) فتحِ خیبر کے بعد یہودیوں سے معاہدے کے تحت اُنھیں جان کی امان دے دی گئی ، نیز یہودیوں کی زرعی اراضی کو اس شرط پر ان کے پاس رہنے دیا گیا کہ وہ پیداوار کا نصف مسلمانوں کو دیں گے۔

۳۔ خالی جگہوں کے جوابات :

(i) بنو غطفان ، اسلام اور پیغمبرِ اسلام ﷺ (ii) رات

(iii) ۱۷ (iv) ایک ، سرخ اونٹوں سے

دیگر مشقیں اور سرگرمیاں

- درست جواب کی نشاندہی کروائیے:

۱۔ خیبر مدینہ سے کتنے فاصلے پر ہے؟

(i) ۱۶۰ کلومیٹر (ii) ۱۷۰ کلومیٹر (iii) ۱۸۰ کلومیٹر

۲۔ رسولِ اکرم ﷺ نے حالات کی تحقیقات اور جائزہ لینے کے لیے کن صحابی کو خیبر بھیجا؟

(i) حضرت عبداللہ رواحہ رضی اللہ عنہ

(ii) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

(iii) حضرت خباب بن منذر رضی اللہ عنہ

۳۔ اس غزوہ میں نبی کریم ﷺ کی کون سی زوجہ نے شرکت فرمائی؟

(i) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (ii) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا (iii) حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا

۴۔ کس قلعے میں خوراک اور ہتھیاروں کے وسیع ذخائر موجود تھے؟

(i) قلعہ صعب (ii) قلعہ ناعم (iii) قلعہ قموص

۵۔ قلعہ قموص کا محاصرہ کتنے دن تک جاری رہا؟

(i) ۲۰ دن (ii) ۳۰ دن (iii) ۴۰ دن

- غزوۂ خیبر کے واقعات کہانی کی شکل میں لکھوائیے۔
- غزوۂ خیبر کے نتائج پر ایک مختصر نوٹ لکھوائیے۔

باب چہارم : اخلاق و آداب

طہارت و پاکیزگی

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- ظاہری و باطنی طہارت و پاکیزگی کے مفہوم سے آگاہ ہو جائیں۔
- ماحول کی آلودگی اور اس سے بچاؤ کی تدابیر سیکھ جائیں۔
- طہارت و پاکیزگی کی اہمیت سے آگاہ ہوں۔ انھیں معلوم ہو کہ اسلام نے صفائی کو اتنی اہمیت دی کہ اسے نصف دین قرار دے دیا اور طہارت و پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو اللہ کا محبوب قرار دیا۔
- طہارت و پاکیزگی کے حوالہ سے نبی کریم ﷺ کے طرزِ عمل سے آگاہ اور آپ ﷺ کی تعلیمات سے روشناس ہوں۔
- جسم، لباس، ناخن اور دانتوں کی صفائی کی ترغیب پائیں؛ گھر، محلے اور اسکول کو صاف ستھرا رکھنے کی طرف مائل ہوں، کردار کی پاکیزگی کا درس حاصل کریں اور طہارت و پاکیزگی کے جملہ فوائد سے آگاہ ہوں۔
- طہارت و پاکیزگی اختیار نہ کرنے کے نقصانات سے آگاہ ہوں۔

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر طہارت و پاکیزگی سے متعلق قرآنی آیات و احادیث درج ہوں
- ماحول کی آلودگی کا تصویری چارٹ اور بچاؤ کی تدابیر
- کتاب: سلام - ۶، صفحہ نمبر ۴۹

طریقۂ تدریس

طلبا سے گفتگو کیجیے اور ان کے معمولات دریافت کیجیے۔ کون کون سے طلبا ہیں جو باقاعدگی سے غسل کرکے آتے ہیں، دانتوں کی صفائی کا خیال رکھتے ہیں، ناخن بروقت تراشتے ہیں، لباس کی صفائی اور پاکی کا دھیان رکھتے ہیں، اپنا بیگ اور کتابیں صاف ستھری رکھتے ہیں، اپنی کلاس، اسکول، کمرے، گھر اور محلے کی صفائی کا دھیان کرتے ہیں،

خالی لفافے اور بوتلیں اور دیگر کوڑا کرکٹ کوڑے دان میں ڈالتے ہیں یا اِدھر اُدھر پھینک دیتے ہیں، وغیرہ وغیرہ۔
جو طلبا ان سب باتوں کا دھیان کرتے ہیں ، انھیں شاباش دیجیے۔ پھر پوچھیے کہ ہمیں ایسا کیوں کرنا چاہیے؟ اس لیے کہ صفائی آدھا ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ صفائی ستھرائی رکھنے والوں کو پسند فرماتا ہے اور صاف ستھرا آدمی سب کو بھلا لگتا ہے۔ آپ خود سوچیے کہ اگر آپ کا لباس میلا کچیلا ہو ، منھ سے بو آرہی ہو ، آپ کے ارد گرد کوڑا بکھرا ہوا ہو ، تو کون آپ کے پاس بیٹھنا پسند کرے گا؟ یقیناً کوئی بھی نہیں۔ صفائی ستھرائی ہماری صحت کی ضامن ہے اور بیماریوں سے بچاؤ کا ذریعہ بھی ہے۔ اردگرد کا ماحول پاک صاف ہو گا تو ہم ماحول کی آلودگی سے ہونے والے نقصانات سے بچ سکتے ہیں۔ پھر پوچھیے کہ کیا صفائی ستھرائی صرف ان ہی باتوں تک محدود ہے یا اس کے کچھ اور معانی بھی ہیں ، ہمارا دین اس بارے میں کیا کہتا ہے ، نبی کریم ﷺ کی اس سلسلے میں کیا تعلیمات ہیں ، کیا پاکیزگی کا ہماری روح ، اخلاق ، سچ اور فکر سے بھی کوئی تعلق ہے ، ان سب کا جائزہ آج ہم اپنے سبق طہارت و پاکیزگی میں لیں گے۔
اعلانِ سبق کے بعد سبق کا عنوان اور ذیلی عنوانات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ سبق کا پیرا بلند آواز میں پڑھیے اور اس کی وضاحت کیجیے۔ اضافی معلومات بھی دی جاسکتی ہیں اور قصّے ، کہانی کے ذریعے بھی سبق کو دلچسپ بنایا جا سکتا ہے۔ یہ سکھانے کا سہل طریقہ ہے۔ طلبا سے سبق کے پیراگراف پڑھوایئے اور ان کی وضاحت کیجیے۔ دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ طلبا استفادہ کر رہے ہیں اور ان کے فہم میں اضافہ ہورہا ہے۔

- اسلام میں جسم و لباس کی صفائی کے علاوہ طہارت و پاکیزگی کا کیا مفہوم ہے؟
- دوسری وحی میں کیا حکم دیا گیا؟
- اسلامی عبادات میں کس چیز کو مرکزی حیثیت حاصل ہے؟
- نبی کریم ﷺ نے مسواک کرنے کی اتنی تاکید کیوں فرمائی؟
- نبی کریم ﷺ نے کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے کا حکم فرمایا۔ اس میں کیا حکمت ہے؟
- روح کی پاکیزگی کس طرح حاصل ہوتی ہے؟
- بحیثیت طالبِ علم طہارت و پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے آپ کو کیا کیا کام کرنے چاہئیں؟
- اجتماعی صفائی ستھرائی میں آپ کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟

سبق کا خلاصہ اور اہم نکات ضرور دہرایئے۔

حل شدہ مشق

تینوں مشقی سوالات طلبا خود حل کر سکتے ہیں۔ ضرورت ہو تو ان کی مناسب رہنمائی کیجیے اور باقی کام انھیں کرنے دیجیے۔ پراجیکٹ میں دیا گیا کام ضرور کروائیے یہ ان کی دلچسپی اور معلومات میں اضافے کا باعث بنے گا۔
طہارت و پاکیزگی پر ایک تقریری مقابلے کے انعقاد، ہفتۂ صفائی منانے اور ہمیشہ صاف ستھرا رہنے والے طلبا کو انعامات دینے سے انھیں صفائی کی اہمیت کا اندازہ ہوگا اور وہ ہمیشہ صاف ستھرا رہنے کی کوشش کریں گے۔ لہٰذا یہ سرگرمیاں ضرور منعقد کی جائیں۔
یونیفارم اور ناخنوں کو چیک کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے دانتوں کو بھی چیک کیا جائے تاکہ وہ دانت بھی باقاعدگی سے صاف کریں اور دانتوں کی بیماریوں سے بچیں۔

۲۔ سوالات کے مختصر جوابات طلبا کو حل کرنے کے لیے دیجیے۔

دیگر مشقیں اور سرگرمیاں

- خالی جگہیں پُر کروائیے۔
  (i) کچھ شک نہیں کہ اللہ ______ کرنے والوں اور ______ رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔
  (ii) اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں ہر ______ کے وقت ______ کا حکم دیتا۔
  (iii) ______ کے دن نہانے اور خوشبو لگا کر ______ جانے کا حکم ہے۔
  (iv) نبی کریم ﷺ ______ رنگ کا لباس پہنتے اور پسند فرماتے تھے۔
  (v) کھانا کھانے سے ______ اور کھانا کھانے کے ______ ہاتھ دھولو۔
- درست جواب کی نشاندہی کروائیے:
  (i) عربی میں صفائی و پاکیزگی کے لیے کیا لفظ استعمال ہوتا ہے؟ (صلوٰۃ - طہارت - صوم)
  (ii) صفائی و پاکیزگی ایمان کا کتنا حصہ ہے؟ (پورا - آدھا - کچھ)
  (iii) نماز پڑھنے کی لازمی شرط کیا ہے؟ (خشوع وخضوع - تقویٰ - وضو)
  (iv) نبی کریم ﷺ نے کس عمل کو صدقۂ جاریہ قرار دیا؟ (سچ بولنا - درخت لگانا - ایفائے عہد)
  (v) وضو کا حکم قرآنِ مجید کی کس سورت میں ہے؟ (سورۃ النسا - سورۃ النور - سورۃ المائدہ)

۳۔ وزیرِ صحت کے نام خط لکھوائیے کہ وہ آپ کے علاقے میں مچھر مار اسپرے کروائیں، تاکہ ملیریا، ڈینگی اور دیگر بیماریوں سے بچاؤ ممکن ہو۔

تختۂ نرم کی تجاویز

صاف ستھرا ماحول

ماحول کی آلودگی کے اسباب

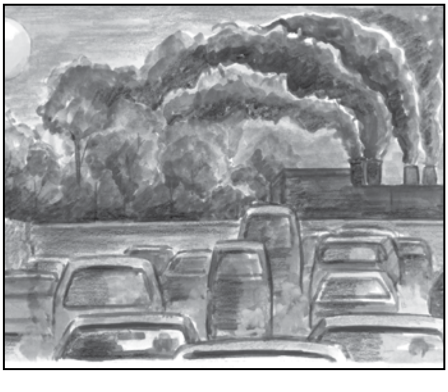

ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی تجاویز

طلبا کی تحریریں/ طلبا کا کام

صداقت

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- صداقت کے معنی جان لیں اور اس کی اہمیت اور فضیلت سے آگاہ ہو جائیں۔
- ہمیشہ سچ بولنے اور اسی کے مطابق عمل کرنے کی ترغیب پائیں۔

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر صداقت سے متعلق قرآنی آیات مع ترجمہ اور احادیث درج ہوں
- اخبار اور رسالوں میں سے سچّائی سے متعلق کہانیاں اور اقوالِ زرّیں
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۶، صفحہ نمبر ۵۴

طریقۂ تدریس

آمادگی کے لیے کوئی واقعہ سنائیے جس میں جھوٹ سے بچنے اور سچ بولنے کی ترغیب دی گئی ہو۔ سبق کی وضاحت کے دوران مزید قرآنی آیات و احادیث کا تذکرہ کیجیے۔ روز مرہ زندگی سے مثالیں دیجیے۔ دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیے جا سکتے ہیں:

- اسلامی اخلاق و آداب میں صداقت سرِفہرست کیوں ہے؟
- کفارِ مکّہ آپ ﷺ کو کس لقب سے پکارتے تھے اور کیوں؟
- سچّوں کی صحبت میں رہنے سے کیا فائدہ حاصل ہو گا؟
- سچّا اور ایماندار تاجر قیامت میں کس کے ساتھ ہو گا؟
- نیت اور ارادے کی سچّائی سے کیا مراد ہے؟
- ہمارے معاشرے کے بگاڑ کی اصل وجہ کیا ہے؟
- معاشرے کو مثالی بنانے کے لیے کیا کرنا ہو گا؟

حل شدہ مشق

۱۔ تفصیلی سوالات کے جوابات پر طلبا سے جماعت میں تبادلۂ خیال کیجیے ، ان سے زبانی جوابات لیجیے ، مناسب اصلاح کیجیے اور پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ مختصر جوابات :

(i) زبان کی صداقت سے مراد سچ بولنا ہے اور دل کی صداقت سے مراد نیت اور ارادے کی سچائی ہے۔

(ii) مومن وہ ہے جو زبان اور دل دونوں سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے جبکہ منافق وہ ہے جو زبان سے تو اقرار کرے لیکن دل سے کافر ہی رہے ، یعنی ظاہر میں مسلمان اور دل سے کافر ہو۔ اس طرح ظاہری طور پر دوستی رکھنے والے اور دل میں دشمنی رکھنے والے کو بھی منافق کہا جاتا ہے۔

(iii) جھوٹ کا انجام دنیا و آخرت کی تباہی اور بربادی ہے۔

(iv) سچّا اور ایماندار تاجر قیامت کے دن انبیا اور شہدا کے ساتھ ہوگا۔

۳۔ کالم 'الف' کے جملے کو کالم 'ب' کے متعلقہ جملے سے ملانا :

الف	ب
دو باتیں کسی مومن میں جمع نہیں ہوسکتیں	پہلی خیانت اور دوسری جھوٹ
کسی عمل کی مقبولیت کے لیے	نیت اور ارادے کی سچّائی ضروری ہے
نیکی جنت میں لے جاتی ہے	اور بدی دوزخ میں
جھوٹ بولنے سے آدمی کی	عزت اور ساکھ متاثر ہوتی ہے
آپ ﷺ نے جھوٹی گواہی دینے	اور جھوٹی تعریف سے بھی منع فرمایا ہے

- پراجیکٹ : طلبا سے صداقت کے موضوع پر کہانیاں یا ایسے واقعات لکھوایئے جو خود ان کے ساتھ پیش آئے ہوں۔ اچھی کہانی یا واقعے پر انعام دیا جائے اور اسے اشاعت کے لیے کسی اخبار یا رسالے میں ارسال کروایئے۔ ہمیشہ سچ بولنے والے طلبا کی حوصلہ افزائی اور تعریف کیجیے تاکہ وہ طلبا جو اسکول سے غیر حاضر ہوتے اور ہوم ورک میں ٹال مٹول کرتے یا بہانے بناتے ہوں ، ان کی حوصلہ شکنی ہو اور وہ سچ بولنے کی طرف راغب ہوجائیں۔

دیگر مشقیں اور سرگرمیاں

- خالی جگہیں پُر کروایئے۔

(i) آپ ﷺ کے دشمن بھی آپ ﷺ کی __________ کے قائل تھے۔

(ii) سچائی ایمان ہے اور جھوٹ __________ ہے۔

(iii) کاروباری معاملات میں بھی __________ سے کام لینا چاہیے۔

(iv) __________ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔

(v) جھوٹ کا انجام __________ اور __________ کے سوا کچھ نہیں۔

- صحیح اور غلط کی نشاندہی کروائیے۔

(i) صداقت سے مراد سچ بولنا ہے۔ ☐

(ii) مومن اور منافق کے قول و فعل میں تضاد ہوتا ہے۔ ☐

(iii) مذاق اور جھگڑے میں جھوٹ بول سکتے ہیں۔ ☐

(iv) جھوٹی گواہی سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ ☐

(v) ایمان کو کامل کرنے کے لیے جھوٹ چھوڑنا ضروری ہے۔ ☐

- درج ذیل اشارات کی مدد سے کہانی لکھوائیے۔

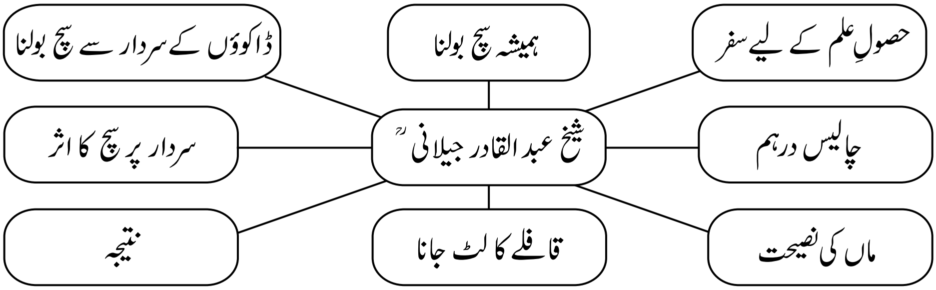

- طلبا درج ذیل لوگوں کو کیا مشورہ دیں گے؟

۱۔ ایک طالبِ علم اسکول سے اکثر غیر حاضر رہتا ہے۔ استاد کے پوچھنے پر کوئی نہ کوئی بہانہ بنا دیتا ہے۔ امتحان بھی قریب ہیں اور اس کے پاس ہونے کی امید بھی کم ہے۔

۲۔ ایک کاروباری آدمی نے جھوٹی قسموں اور جھوٹی تعریفوں کے ذریعے کاروبار کو ترقی دی لیکن اب روز بروز اس کا کاروبار متاثر ہو رہا ہے اور لوگوں کا اس پر سے اعتماد اٹھ گیا ہے۔

- اخبارات اور رسائل میں موجود سچّائی سے متعلق کہانیاں اور واقعات طلبا کو سنائیے یا طلبا سے سنیے تاکہ موضوع سے دلچسپی ہو اور عمل کی ترغیب ملے نیز بیان کرنے اور سننے کا موقع بھی ملے۔

امانت

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- امانت کے مفہوم سے آگاہ ہوں۔
- امانت کی اہمیت اور فضیلت سے روشناس ہوں۔
- جان لیں کہ بحیثیت طالبِ علم امانت کا حق کس طرح ادا کیا جا سکتا ہے۔
- شعور حاصل کریں کہ امانت میں خیانت سے معاشرے کا نظام درہم برہم ہوجاتا ہے۔ ہر شخص کو جو ذمہ داری دی گئی ہے وہ اس کے پاس ایک امانت ہے اور اسے مکمل کرنا ہی دراصل امانت کے حق کو ادا کرنا ہے۔
- اس بات کی تعلیم پائیں کہ لوگوں کی رکھوائی ہوئی چیزیں مطالبہ کرنے پر انھیں لوٹانا، امین ہونے کی علامت ہے۔ اس کے علاوہ وہ جان لیں کہ زندگی، صلاحیتیں، مال، علم اور وقت بھی اللہ کی امانت ہیں جنھیں ہمیں اس کے احکامات کے مطابق استعمال کرنا ہے، تب ہی ان امانتوں کا حق ادا ہوسکتا ہے۔

امدادی اشیا

- امانت سے متعلق قرآنی آیات، احادیث اور اقوالِ زرّیں چارٹ پیپر پر خوشخط لکھے ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۶، صفحہ نمبر ۵۸

طریقۂ تدریس

امانت کا مفہوم سمجھانے کے لیے طلبا سے گفتگو کیجیے کہ اگر آپ کا ساتھی آپ کے پاس اپنا لنچ رکھوائے اور کہے کہ میں ابھی تھوڑی دیر میں آ کر لے لوں گا، تو اس کے طلب کرنے پر آپ کا عمل کیا ہونا چاہیے۔ اگر آپ نے اس کی رکھوائی ہوئی چیز پوری پوری واپس کردی تو یہ امانت داری ہے اور اگر اس کو دینے سے انکار کیا یا اس میں سے کچھ کھا لیا تو یہ عمل خیانت کہلائے گا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے امانت کو بہت اہمیت دی ہے۔ آپ ﷺ نے امانت میں خیانت کرنا منافق کی نشانی قرار دیا۔ (بخاری، کتاب الایمان)

امانت کا لفظ ایک وسیع مفہوم رکھتا ہے۔ اس میں اور کیا کیا امور شامل ہیں ، امانت کی کیا اہمیت اور فضیلت ہے ، اس کے بارے میں آج ہم تفصیل سے پڑھیں گے۔

سبق کی وضاحت کے دوران مزید معلومات و واقعات کے ذریعے امانت کے مفہوم کو واضح کیجیے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں کے واقعات بھی سنائیے۔ مثلاً، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتحِ ایران کے موقع پر اربوں روپے کا مالِ غنیمت صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھ لگا لیکن انھوں نے تمام کی تمام چیزیں لشکر کے امیر کے پاس جمع کروادیں اور ایک چیز بھی اپنے لیے نہ رکھی۔ یہاں تک کہ ایک صحابی کو شاہِ ایران کا ہیرے جواہرات سے جڑا ہوا تاج ہاتھ لگا لیکن انھوں نے رات کے اندھیرے میں تاج کو مالِ غنیمت کے ڈھیر پر لا کر رکھ دیا تاکہ ان کا نام ظاہر نہ ہو اور ان کی امانت کا چرچا نہ ہو۔

دورانِ وضاحت طلبا سے زبانی سوالات بھی کیجیے۔ مثلاً :

- اسلام میں امانت کا وسیع مفہوم بیان کیجیے۔
- حجۃ الوداع کے موقع پر امانت کے سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا ہدایات فرمائیں؟
- مجلس کی باتیں بھی امانت ہیں۔ ان میں خیانت سے کیا مراد ہے؟
- قیامت سے پہلے امّتِ مسلمہ سے کون سی خوبی سب سے پہلے ختم ہو جائے گی؟
- امانت دار تاجر کا مقام دین میں کیا ہے؟
- آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قریشِ مکّہ کی امانتوں کا امین کسے مقرر کیا؟
- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس ذمّہ داری کو کیسے نبھایا؟
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں کو گواہ کیوں بنایا؟
- آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس دنیا سے رخصت ہوجانے پر پیغامِ الٰہی کی امانت کا بار کس پر ہے؟ اس امانت کی ادائیگی کیسے ممکن ہے؟
- ہماری زندگیاں اور ہماری صلاحیتیں بھی اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں۔ انھیں کیسے استعمال کرنا چاہیے؟
- بحیثیت طالبِ علم آپ کس بات کے امین ہیں؟
- معاشرے کے دیگر افراد پر کیا کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں؟

حل شدہ مشق:

۱۔ سبق کا خلاصہ اور اہم نکات دہرائیے۔ تینوں مشقی سوالات طلبا خود حل کر سکتے ہیں۔ ضرورت ہو تو ان کی مناسب رہنمائی کیجیے اور باقی کام انھیں کرنے دیجیے۔

۲۔ مختصر جوابات :

(i) حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے امانت سے متعلق درج ذیل ہدایات ارشاد فرمائیں :
''اگر کسی کے پاس امانت ہو تو وہ اُس کے مالک کو لوٹا دی جائے، قرض ادا کیا جائے، اُدھار لی ہوئی چیز واپس کی جائے۔''

(ii) طلبا حل کریں۔

(iii) جو کام ہمارے ذمے لگایا جائے ، وہ ہمارے لیے امانت کا درجہ رکھتا ہے اور اس امانت کا تقاضا ہے کہ وہ کام ہم درست طریقے سے انجام دیں۔

(iv) نبی اکرم ﷺ نے قیامت کی نشانی بتائی کہ ''سب سے پہلے اس امت سے امانت کا جوہر جاتا رہے گا۔''

مزید مشقیں اور سرگرمیاں

- خالی جگہیں پُر کروائیے۔

(i) جس میں ________ نہیں اس میں ایمان نہیں۔

(ii) جس کے پاس کسی کی امانت ہو اسے چاہیے کہ وہ اسے ________ دے۔

(iii) وطن کے راز کسی قیمت پر بھی ________ کے حوالے نہیں کرنے چاہئیں۔

(iv) ________ بھی نفاق کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔

(v) امانت کی ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں لوگوں کی املاک ________ ہو جاتی ہیں۔

- کالم 'الف' کے جملوں کو کالم 'ب' کے متعلقہ جملوں سے ملانا۔

کالم 'الف'	کالم 'ب'
امانت کا ایمان سے	کا حق ادا کرنا چاہیے
ہمیں ہر قسم کی امانتوں	کے ساتھ طلبا تک علم پہنچانا چاہیے
ایک استاد کو پوری دیانت	سے گہرا تعلق ہے
امانت کی ادائیگی نہ ہونے سے	ہمارے پاس اللہ کی امانت ہے
ہماری صلاحیتیں اور ہمارا وقت بھی	معاشرے کا نظام تباہ ہوجائے گا

- طلبا سے رائے طلب کیجیے کہ کیا درج ذیل لوگ خیانت کے مرتکب ہو رہے ہیں؟ اگر ہاں تو کیسے؟

(i) فضل دین کا کام رات کو چوکیداری کرنا ہے لیکن وہ اکثر سویا رہتا ہے۔

(ii) سعد نے خالد کے ہاں پچاس ہزار کی کمیٹی ڈالی، اور اپنی کمیٹی لینے کے بعد بقیہ چار قسطیں دینے سے انکار کر دیا۔

(iii) ثمینہ نے زہرہ کے پاس کچھ زیور امانت کے طور پر رکھوائے لیکن مانگنے پر کہا ''وہ تو چوری ہو گئے۔''

(iv) اسلم صاحب اکثر دفتر کی اسٹیشنری گھر پر لے آتے ہیں۔

(v) ندیم لائبریری سے کتابیں لیتا ہے لیکن جب واپس کرتا ہے تو کتابوں کچھ اوراق غائب ہوتے ہیں۔

(vi) سلیم کے چچا گاؤں کے اسکول میں ٹیچر ہیں لیکن وہ گھر بیٹھے تنخواہ وصول کر رہے ہیں۔

مندرجہ بالا صورتِ حال کو خاکوں یا رول پلے کی شکل میں کمرۂ جماعت میں کروایا جا سکتا ہے۔ یوں طلبا زیادہ دلچسپی لیں گے اور امانت کے مفہوم کو عملاً جان سکیں گے۔

احسان

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- احسان کے معنی و مفہوم سے آگاہ ہوں۔
- احسان کی فضیلت اور اہمیت کا شعور حاصل کریں اور اس کی بہترین جزا کے بارے میں جانیں۔
- احسان کی مختلف صورتوں سے واقف ہوں اور جانیں کہ احسان کو ضائع ہونے سے کیسے بچایا جا سکتا ہے۔
- نیکی اور بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی رغبت حاصل کریں۔
- عدل اور احسان کا فرق جانیں۔

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر احسان سے متعلق قرآنی آیات، احادیث اور اقوالِ زرّیں تحریر ہوں
- اخبار یا رسالے جن میں احسان سے متعلق کہانیاں ہوں
- کتاب: سلام - ۶، صفحہ نمبر ۶۳

طریقۂ تدریس

سبق میں دلچسپی پیدا کرنے کے لیے کسی کہانی یا قصے سے آغاز کیا جائے۔ مثلاً ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ معروف بزرگ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ ملک شام گئے اور وہاں ایک سرائے میں قیام فرمایا۔ یہاں ایک نوجوان آپ سے احادیث سننے آنے لگا۔ ایک دن وہ نوجوان نہ آسکا۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے معلوم کروایا تو پتا چلا کہ وہ کسی کا مقروض ہے اور قرض کی ادائیگی نہ کرنے کی بنا پر قاضی نے اسے جیل میں بند کر دیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ یہ بات سنتے ہی اس شخص کے ہاں پہنچے جس کا قرضہ اس نوجوان کو دینا تھا۔ انھوں نے اس شخص سے کہا ''بھائی تم یہ اپنے قرضے کی رقم واپس لے لو اور اس نوجوان کو رہائی دلوا دو لیکن اس سے ہرگز یہ تذکرہ نہ کرنا کہ یہ رقم میں نے تمھیں دی ہے۔'' اس شخص نے وعدہ کرلیا۔ قرض کی ادائیگی ہونے پر اس نوجوان کو رہا کر دیا گیا۔ اس دوران حضرت عبداللہ بن مبارک ملک شام سے واپسی کے لیے روانہ ہو گئے۔

طلبا کو بتائیے کہ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے اس نوجوان کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کیا اور اپنی نیکی کی تشہیر بھی نہیں کی۔ ایسی ہی بھلائی احسان کہلاتی ہے۔ اس کے مفہوم میں کتنی وسعت ہے، عدل اور احسان میں کیا فرق ہے، اس کی مختلف صورتیں کیا ہیں، اس کی اہمیت و فضیلت کیا ہے، ان سب کے بارے میں آج ہم آگاہی حاصل کریں گے اور اپنی عملی زندگی میں اسلام کے اس سنہری اصول کو اپنانے کی کوشش کریں گے۔

اعلان سبق کے بعد سبق کا عنوان، ذیلی عنوانات تختۂ تحریر پر تحریر کیجیے۔ سبق کا پہلا پیرا خود پڑھیے یا کسی طالبِ علم سے پڑھوائیے۔ پھر اس کی وضاحت کیجیے۔ طلبا کو بتائیے کہ کسی کو اس کا حق دینا عدل ہے اور حق سے بڑھ کر دینا احسان ہے۔ کام کو احسن طریقے سے انجام دینا بھی احسان کہلاتا ہے۔ بقیہ پیروں کی بھی اسی طرح وضاحت کیجیے۔ مزید اضافی معلومات، آیات و احادیث کا حوالہ دیجیے۔ امدادی اشیا کا بر وقت استعمال کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ قرآنی آیات و احادیث کی وضاحت تختۂ تحریر پر لکھ کر کیجیے۔

دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیے جا سکتے ہیں:

- احسان کا کیا مطلب ہے؟
- ہمارا سب سے بڑا محسن کون ہے؟ اس کے ہم پر کیا احسانات ہیں؟
- اللہ تعالیٰ کا ہم پر سب سے بڑا احسان کیا ہے؟
- اللہ تعالیٰ نے کن کن لوگوں کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنے کی تاکید فرمائی؟
- احسان کی مختلف صورتیں کیا کیا ہیں؟
- نبی کریم ﷺ نے ہم پر کیا احسان فرمایا؟
- احسان کو ضائع ہونے سے کیسے بچایا جا سکتا ہے؟

حل شدہ مشق

۱۔ تفصیلی سوالات کے جوابات پر طلبا سے جماعت میں تبادلۂ خیال کیجیے، ان سے زبانی جوابات لیجیے، مناسب اصلاح کیجیے اور پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ مختصر جوابات:

(i) طلبا کو خود لکھنے دیجیے۔

(ii) محسن سے مراد احسان کرنے والا ، نیکی کرنے والے اور بھلائی کا معاملہ کرنے والے کو بھی محسن کہتے ہیں۔ ہمارا سب سے بڑا محسن اللہ تعالیٰ ہے کیونکہ اُس نے نہ صرف ہمیں زندگی دی بلکہ زندہ رہنے کے لیے طرح طرح کی نعمتیں عطا فرمائیں اور ہماری ہدایت کا سامان بھی کیا۔

(iii) احسان کا چھپانا ظاہر کرنے سے بہتر ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے : ''مومنو! اپنے صدقات (وخیرات) احسان رکھنے اور ایذا دینے سے اُس شخص کی طرح برباد نہ کر دینا جو لوگوں کے دکھاوے کے لیے مال خرچ کرتا ہے اور اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔'' (سورۃ البقرۃ: ۲۶۴)

۳۔ خالی جگہوں کے جوابات :

(i) احسان (ii) اللہ تعالیٰ (iii) معاف (iv) احسان

۴۔ یہ سوال طلبا کو خود حل کرنے دیجیے۔ یہ اُن کی تفہیم اور تخلیقی صلاحیتوں کا امتحان ہے۔

مزید مشقیں اور سرگرمیاں

- درج ذیل جملوں کے سامنے جی ہاں/ جی نہیں لکھوائیے۔

(i) کسی کام کو اچھے طریقے سے کرنا بھی احسان کہلاتا ہے۔ ____________

(ii) اپنے فرائض سے بڑھ کر نیکی کرنا احسان نہیں ہے۔ ____________

(iii) ضرورت مند مقروض کو مہلت دینی چاہیے۔ ____________

(iv) آپس کی رنجش کو دور کرنا احسان کے دائرے میں آتا ہے۔ ____________

(v) جو احسان نہ کرے اس پر احسان نہیں کرنا چاہیے۔ ____________

- طلبا کے چار پانچ گروہ تشکیل دیے جائیں اور احسان سے متعلق کسی کہانی یا واقعے پر اشارات تختۂ تحریر پر لکھے جائیں۔ جو گروہ اشارات کی مدد سے جلد اور اچھی کہانی لکھنے میں کامیاب ہو جائے اسے انعام دیا جائے۔
- طلبا سے کہیے کہ وہ اپنی ڈائری میں احسان کے دائرے میں آنے والے کاموں کی فہرست بنائیں اور ان کاموں پر نشان لگائیں جو وہ کر سکتے ہیں۔

تختۂ نرم کی تجاویز

احسان سے متعلق چند اہم کام

- حقوق العباد کی ادائیگی احسن طریقے سے کرنا
- رفاہِ عامہ کے کام کرنا، مثلاً مسجد، مدرسہ، ہسپتال بنوانا
- غصے کو پی جانا
- آپس کی رنجش و ناراضی کو دور کرنے میں پہل کرنا
- قرض دار کو مہلت دینا اور اگر ضرورت مند ہو تو قرضہ معاف کر دینا
- بے گناہ قیدیوں کو چھڑانا
- غلطی کو معاف کر دینا
- یتیموں، بیواؤں، بیماروں، بزرگوں اور اپاہج لوگوں کی خدمت کرنا، ان کی ضروریات کا پورا کرنا

احسان سے متعلق آیات اور احادیث

طلبا کی تحریریں/ طلبا کا کام

احسان کی مختلف صورتوں کی تصاویر

ملک وملّت کے لیے ایثار کا جذبہ

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- ایثار کے معنی ومفہوم سے آگاہ ہوں۔
- ایثار کی فضیلت و اہمیت اور اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے طرزِ عمل کے بارے میں جانیں اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی ترغیب پائیں۔
- ملک وملّت کے لیے ایثار کے جذبے سے متعلق سابقہ مثالوں کو سامنے رکھتے ہوئے ایثار کا جذبہ محسوس کریں۔
- ان کاموں سے آگاہ ہوں جو وہ بحیثیت طالبِ علم ملک وملّت کے لیے کرسکتے ہیں۔

امدادی اشیا

- تاریخِ اسلام اور تاریخِ پاکستان سے ایثار وقربانی کی مثالیں جو چارٹ پر تحریر ہوں
- کتاب: سلام-٦، صفحہ نمبر ٦٧

طریقۂ تدریس

طلبا کی سابقہ معلومات کا جائزہ لیتے ہوئے انھیں سخاوت اور ایثار میں فرق بتایئے۔ انسان اپنی ضرورت سے زائد چیز ضرورت مندوں کو دے دے تو یہ سخاوت ہے، لیکن اپنی ضرورت کی چیز دوسروں کو دے دینا اور اپنی ضرورت پر دوسروں کی ضرورت کو ترجیح دینا ایثار ہے۔ اسے کسی مثال سے سمجھایئے۔ مثلاً، کوئی ساتھی لنچ لانا بھول گیا اور آپ لنچ کرچکے ہیں لیکن کھانے پینے کی کوئی چیز باقی ہے جس کی آپ کو حاجت نہیں تو اگر آپ وہ چیز اس ساتھی کو دے دیں تو یہ سخاوت ہے اور اگر کوئی طالبِ علم اپنا پورا لنچ ہی اسے دے دے اور خود بھوکا رہے تو یہ ایثار ہے۔ اس مثال کو رول پلے کی صورت میں کروایئے۔

ایثار کی فضیلت و اہمیت کیا ہے، اس مسئلے میں نبی کریم ﷺ کا اسوۂ حسنہ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا طرزِ عمل کیا تھا ملک وملّت کے لیے ایثار وقربانی کا کیا مطلب ہے، اس سلسلے میں ہم کیا کرسکتے ہیں، یہ تمام باتیں ہم آج کے سبق کے دوران سیکھیں گے۔

اعلانِ سبق کے بعد تختۂ تحریر پر سبق کا عنوان اور ذیلی عنوانات تحریر کیجیے۔ دورانِ سبق آنے والے اہم نکات، قرآنی آیات و احادیث بھی تختۂ تحریر پر لکھ کر ان کی وضاحت کیجیے۔ مزید تاریخی مثالیں اور واقعات بھی سنائیے۔

دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیے جا سکتے ہیں:

- مدینے والوں نے مہاجرین کے لیے کیا ایثار کیا؟
- غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا قربانی دی؟
- سیلاب یا زلزلے کی آفت آنے پر آپ یا آپ کے گھر والوں نے لوگوں کے لیے کیا ایثار کیا؟
- دورانِ سفر ایثار و قربانی کی کوئی مثال یا واقعہ سنائیں۔
- ملک کو قرضے کے بوجھ سے نجات دلانے کے لیے کیا کیا جا سکتا ہے؟
- قدرتی وسائل کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے آپ کے ذہن میں کیا تجاویز ہیں؟

سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کروائیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ تفصیلی سوالات کے جوابات پر طلبا سے جماعت میں تبادلۂ خیال کیجیے، ان سے زبانی جوابات لیجیے، مناسب اصلاح کیجیے اور پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ سوالات کے مختصر جوابات طلبا ہی سے لکھوائیے۔

۳۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی: (i) صحیح (ii) غلط (iii) غلط (iv) صحیح

مزید مشقیں اور سرگرمیاں

طلبا سے رائے لیجیے کہ درج ذیل لوگوں کو کیا کرنا چاہیے:

(i) نعیم اپنے بچوں کو عید کی شاپنگ کروانے جا رہا ہے جبکہ اس کا پڑوسی کافی عرصے سے بے روزگار ہے۔

(ii) محسن کا دوست پڑھائی میں کمزور ہے مگر اس کے پاس ٹیوشن کے پیسے نہیں ہیں۔

(iii) سلمیٰ کو بس میں سیٹ پر بیٹھنے کا موقع بہت دیر سے ملا۔ لیکن اس وقت ایک بوڑھی خاتون سوار ہوئیں۔

(iv) بل جمع کروانے کے لیے لمبی قطار تھی۔ جب راشد کی باری آئی تو اچانک اسے خیال آیا کہ اس کے پیچھے ایک بزرگ کھڑے ہیں۔

مندرجہ بالا صورتِ حال کو رول پلے کے طور پر کمرۂ جماعت میں کروائیے۔

حقوق العباد
(والدین، اولاد، اساتذہ، ہمسائے)

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- حقوق العباد کے مفہوم سے آگاہ ہوں۔
- حقوق العباد کی اہمیت اور فضیلت سے روشناس ہوں۔
- والدین، اولاد، اساتذہ اور ہمسائے کے حقوق جانیں، ان کی ادائیگی کی ترغیب حاصل کریں اور حقوق کی ادائیگی نہ ہونے پر دنیاوی و اخروی نقصانات سے آگاہ ہوں۔
- اس قابل ہوں کہ وہ مکمل طریقے سے سبق کی وضاحت کرسکیں اور سوالات کے جوابات لکھ سکیں۔

امدادی اشیا

- چارٹ پیپر پر حقوق العباد سے متعلق آیات و احادیث خوشخط لکھی ہوئی
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۶، صفحہ نمبر ۷۱

طریقۂ تدریس (والدین کے حقوق)

طلبا کو بتایا جائے کہ انسان اس دنیا میں تنہا زندگی نہیں گزار سکتا۔ معاشرے میں رہتے ہوئے سب لوگ کسی نہ کسی طرح ایک دوسرے کی مدد کررہے ہوتے ہیں۔ ان کے آپس کے ربط و تعلق کے بغیر گزارہ ممکن نہیں۔ گھر اور معاشرے کا نظم و ضبط تب ہی برقرار رہ سکتا ہے کہ جب لوگ ایک دوسرے کا خیال رکھیں اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔ گھر میں ہمارا سب سے زیادہ خیال رکھنے والے ہمارے والدین ہوتے ہیں جو ہماری پرورش، تربیت اور ضروریات کو پورا کرنے میں ایثار و قربانی سے کام لیتے ہیں۔ ان کی رحمت و شفقت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے بعد والدین کے سب سے زیادہ احسانات ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بہت سے حقوق رکھے ہیں اور ان کی ادائیگی پر بہت زور دیا ہے۔

آج ہم یہ ہی پڑھیں گے کہ والدین کے حقوق کیا ہیں ان کو ادا کرنا کتنا ضروری ہے اور اس سلسلے میں دین کی تعلیمات کیا ہیں۔ سبق کی وضاحت مزید قرآنی آیات و احادیث اور واقعات کے ذریعے کیجیے۔ دورانِ وضاحت درج ذیل زبانی سوالات کیجیے۔

- اللہ تعالیٰ نے سورۃ بنی اسرائیل میں ماں باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک کے لیے کیا تعلیمات فرمائی ہیں؟
- والدین میں سب سے زیادہ حُسنِ سلوک کا حقدار کون ہے اور کیوں؟
- وقت پر نماز پڑھنے کے بعد دوسرا پسندیدہ عمل اللہ کے نزدیک کون سا ہے؟
- جس شخص کے والدین غیر مسلم ہوں تو ان کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں دین کا کیا حکم ہے؟
- کیسی اولاد ماں باپ کے حق میں صدقۂ جاریہ ہے؟

آخر میں والدین کے حقوق کا خلاصہ ضرور بیان کیجیے اور جائزہ لیجیے کہ طلبا کے فہم میں کتنا اضافہ ہوا۔ عمل کی بھی ترغیب دلائیے۔ اس کے لیے جماعت میں رول پلے کروائیے۔ دو گھرانے دکھائیے۔ ایک گھرانہ جس میں اولاد ماں باپ کی فرمانبردار ہے اور ان کی دعاؤں سے پھل پھول رہی ہے، جبکہ دوسرا گھرانہ جہاں والدین کی نافرمانی ہوتی ہے اور ان کا احترام نہیں کیا جا رہا، نتیجتاً گھر میں فساد رہتا ہے، ہر شعبے میں ناکامی ملتی ہے۔ انجام دکھائیے۔

اولاد کے حقوق

جس طرح والدین کے حقوق ادا کرنا اولاد کی ذمّہ داری ہے، اس طرح اولاد کے بھی کچھ حقوق ہیں جن کی ادائیگی والدین کے لیے ضروری ہے۔ اولاد کے حقوق میں انھیں زندہ رہنے کا حق، پرورش اور تربیت وغیرہ شامل ہیں۔ والدین کی ذمّہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کو اچھا مسلمان اور ذمہ داری شہری بنائیں۔ ان کی ایسی تربیت کریں کہ وہ ان کے حق میں صدقۂ جاریہ بن جائیں۔ اولاد کے حقوق کی وضاحت کے لیے مزید قرآنی آیات و احادیث سے مدد لیجیے۔ دورانِ وضاحت درج ذیل زبانی سوالات کیجیے۔

- بچّوں کی پرورش کے سلسلے میں والدین کو کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟
- لڑکے اور لڑکی کے درمیان کیسا سلوک کرنا چاہیے؟
- باپ کی طرف سے اپنی اولاد کے لیے بہترین تحفہ کیا ہے؟
- اولاد کی دنیا و آخرت سنوارنے کے لیے والدین کو کیا کیا کوششیں کرنی چاہئیں؟
- بے جا روک ٹوک سے بچّے کی شخصیت پر کیا اثر پڑتا ہے؟

ایک رول پلے کروائیے جس میں دو گھرانے دکھائے جائیں۔ ایک گھرانہ جس میں اولاد کی تربیت اسلامی اصولوں پر کی گئی ہے، جبکہ دوسرا گھرانہ جہاں بچّوں کی تربیت پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ انجام دکھائیے۔

اساتذہ کے حقوق

شاگرد کو اچھا اور کارآمد شہری بنانے میں استاد کا کردار بہت اہم ہے۔ تدریس کے مقدس پیشے سے وابستہ ہوتے ہیں، دین اسلام میں ان کا رتبہ بلند ہے۔ استاد کا درجہ باپ کے برابر ہے۔ استاد کی ذمہ داریاں بہت مقدس ہیں جن کی وجہ سے دین اسلام نے ان کے کچھ حقوق مقرر کیے ہیں جن کی ادائیگی ضروری ہے۔ اساتذہ کے حقوق کی وضاحت کے دوران صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا کردار ضرور بیان کیجیے۔

دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیجیے۔

- معلّمی کا مقدس فریضہ انجام دینے کی خاطر اللہ تعالیٰ نے تقریباً کتنے انبیا و رسل مبعوث فرمائے؟
- اساتذہ کو روحانی والدین کا درجہ کیوں دیا گیا ہے؟
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اساتذہ کے لیے کیا فرمایا؟
- اساتذہ کے احترام کے سلسلے میں کم از کم پانچ نکات بیان کیجیے۔

حقوق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

ہمسائے کے حقوق

طلبا سے سوالات کیجیے۔ مثلاً، آس پاس رہنے والے کیا کہلاتے ہیں؟ کیا ایک کلاس میں پڑھنے والے، ایک دفتر میں کام کرنے والے اور ایک ساتھ سفر کرنے والے بھی ایک دوسرے کے ہمسائے ہیں؟ ہمیں اپنے ہمسائے کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟ دین اس سلسلے میں ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے؟ بتائیے کہ ان تفصیلات کا آج ہم جائزہ لیں گے۔ سبق کی وضاحت کیجیے اور دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیجیے۔

- سورۃ النسا (آیت ۳۶) میں اللہ تعالیٰ نے کتنی قسم کے پڑوسیوں کا ذکر فرمایا ہے اور ان سے کس قسم کا سلوک کرنے کی تاکید فرمائی ہے؟
- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کامل مومن بننے کے لیے کس عمل کی تاکید فرمائی؟
- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس شخص کے لیے فرمایا کہ وہ مومن نہیں ہے؟
- پڑوسیوں کے کوئی سے پانچ حقوق بیان کریں۔ ان حقوق کو تختۂ تحریر پر لکھیں۔

- آپ کے ساتھ بیٹھنے والا آپ کا ساتھی ہے، اس کا آپ پر کیا حق ہے؟
- اگر پڑوسیوں سے ہمیں کوئی تکلیف پہنچے تو ہمارا رویہ کیا ہونا چاہیے؟

ہمسائے کے حقوق کا خلاصہ بیان کیجیے اور پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنے کی عملی ترغیب کے لیے کمرۂ جماعت میں رول پلے کروائیے۔ مختلف مرکزی خیالات سامنے رکھتے ہوئے رول پلے کروائے جا سکتے ہیں، مثلاً

- پڑوس میں دوست کی والدہ بیمار ہیں۔ آپ کا حسنِ سلوک کیا ہوگا؟
- پڑوسی کے بچے نے گیند مار کر آپ کی کھڑکی کا شیشہ توڑ دیا ہے۔ اس پر آپ کا رویہ کیا ہونا چاہیے؟
- آپ کا ہم جماعت پڑھائی میں کمزور ہے۔ اس کی کیسے مدد کی جا سکتی ہے؟

حل شدہ مشق

۱۔ ابتدائی تینوں مشقی سوالات طلبا کو خود حل کرنے دیجیے۔ چوتھے سوال کے درست جواب کی نشاندہی درج ذیل ہے:

(i) والدین (ii) اچھے پڑوسی (iii) ساتویں (iv) سات سال (v) حسنِ سلوک کا

۲۔ مختصر جوابات:

(i) اولاد کے تین حقوق درج ذیل ہیں:

(الف) پرورش (ب) تعلیم و تربیت (ج) یکساں سلوک

(ii) طلبا کی رائے معلوم کریں۔

(iii) اسلام نے ہمسایوں کے حقوق کو اتنی اہمیت اس لیے دی ہے کہ ہمسائے اور پڑوسی ہی وہ لوگ ہیں جو ہمارے بالکل قریب رہتے ہیں، ہمارا اور ان کا ہر وقت کا ساتھ ہوتا ہے، وہ ہمارے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں اور ضرورت کے وقت رشتے داروں سے بھی پہلے وہ ہمارے کام آتے ہیں۔

(iv) طلبا کی رائے تحریر کروائیں۔

مزید مشقیں اور سرگرمیاں

- خالی جگہیں پُر کروائیے۔

(i) والدین کی نافرمانی __________ گناہ ہے۔

(ii) والدین کی نافرمانی کرنے والا دنیا و آخرت میں دونوں میں __________ پائے گا۔

(iii) نیک اولاد __________ جاریہ ہے۔

(iv) باپ کی ناراضی میں __________ کی ناراضی ہے۔

(v) ماں کا حق باپ کے مقابلے میں __________ گنا زیادہ ہے۔

(vi) اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے __________ کو آگ (دوزخ) سے بچاؤ۔

(vii) جو رحم نہیں کرتا اس پر __________ نہیں کیا جاتا۔

(viii) جن سے تم علم سیکھتے ہو ان کے ساتھ __________ سے پیش آؤ۔

(ix) اساتذہ ہماری اخلاقی اور __________ تربیت کرتے ہیں۔

(x) اسلام نے اساتذہ کو __________ والدین کا درجہ دیا ہے۔

- استاد کے احترام سے متعلق درج ذیل واقعے کی تفہیم واک شیٹ پر کروائیے۔

عباسی دور کے خلیفہ ہارون الرشید کے دو بیٹے تھے، مامون الرشید اور امین الرشید۔ دونوں استاد کی خدمت میں سبقت لے جانے کی کوشش کرتے۔ وہ اپنے استاد کو وضو کرواتے، ان کے جوتے سیدھے کر کے رکھتے اور انھیں اُٹھا کر لا کر دیتے۔ خلیفہ ہارون الرشید یہ منظر روزانہ دیکھتا۔ ایک دن اس نے دیکھا کہ دونوں شہزادے اس بات پر تکرار کر رہے ہیں کہ ان میں سے کون جوتے اٹھا کر استاد کو دے گا۔ دونوں ہی یہ سعادت حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اگلے دن خلیفہ نے اپنے درباریوں سے پوچھا ''سب سے زیادہ معزز کون ہے۔'' سب درباریوں نے یک زبان کہا، ''حضور کا اقبال بلند ہو، آپ ہی سب سے زیادہ باعزت ہیں۔'' اس پر خلیفہ ہارون الرشید نے کہا کہ ''سب سے زیادہ معزز تو وہ استاد ہے جس کے جوتے اٹھانے میں شہزادے بھی فخر محسوس کرتے ہیں۔''

سوالات

۱۔ ہارون الرشید کون تھا؟

۲۔ اس کے دونوں بیٹے کس معاملے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے؟

۳۔ وہ استاد کی خدمت کو اپنے لیے سعادت کیوں سمجھتے تھے؟

۴۔ خلیفہ نے درباریوں سے کیا پوچھا؟

۵۔ درباریوں نے کیا جواب دیا؟

٦۔ درباریوں کا جواب سن کر خلیفہ نے کیا کہا؟

۷۔ اس واقعے سے آپ نے کیا سیکھا؟

- مندرجہ بالا واقعہ پر طلبا سے مکالمے بنوائیے اور رول پلے کی صورت میں اسکول کی تقریب میں منعقد کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

والدین کے حقوق

- اُنھیں اف تک نہ کہنا
- ان کا احترام کرنا
- ان کی خدمت کرنا
- ان کی فرمانبرداری کرنا
- ان کے حق میں دعا کرنا
- ان کے آگے عاجزی سے جھکتے رہنا

اولاد کے حقوق

- اچھی پرورش
- تعلیم و تربیت
- یکساں سلوک
- اچھا نام رکھنا
- بے جا روک ٹوک نہ کرنا
- رحمت و شفقت سے پیش آنا

ہمسائے کے حقوق

- تحفہ بھیجنا
- خبر گیری کرنا
- تکلیف نہ دینا
- مدد کرنا
- خوشیوں میں شریک کرنا
- دکھ درد میں شریک ہونا

اساتذہ کے حقوق

- انھیں والدین کا درجہ دینا
- ان کا کہنا ماننا
- احترام کرنا
- توجہ سے بات سننا
- عاجزی و انکساری کے ساتھ پیش آنا
- خدمت کو سعادت سمجھنا

باب پنجم : ہدایت کے سرچشمے/ مشاہیرِ اسلام

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا :

- اُمُّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے حالاتِ زندگی سے واقف ہوں۔
- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے کردار کی خوبیوں سے روشناس ہوں اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی ترغیب پائیں۔
- اسلام کے لیے ان کی خدمات سے آگاہ ہوں۔
- سوالات کے جوابات لکھنے پر قادر ہو جائیں۔

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر ''حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے حالاتِ زندگی اور خدمات ایک نظر میں'' تحریر ہوں
- مکّہ کا نقشہ جس میں غارِ حرا، شعب ابی طالب اور جبلِ نور کو نمایاں کیا گیا ہو
- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام - ۶ ، صفحہ نمبر ۷۸

طریقۂ تدریس

طلبا کو فلیش کارڈز دکھائیے جن میں درج ذیل اشارات درج ہوں ان کو دیکھ کر وہ شخصیت بوجھیں۔

- مکّہ کی ایک بیوہ اور مال دار خاتون۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا سامانِ تجارت ملک شام لے کر گئے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان سے نکاح۔
- انھوں نے اسلام کے لیے اپنی خدمات اور دولت وقف کردی۔
- شعب ابی طالب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محصور رہیں۔

طلبا کے بوجھنے کے بعد اعلانِ سبق کیجیے۔ امدادی اشیا کا استعمال کیجیے۔ سبق کا عنوان ، ذیلی عنوانات اور اہم نکات بورڈ پر تحریر کیجیے۔ سبق کی وضاحت کیجیے اور اضافی معلومات بھی دیجیے۔ دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیجیے۔

- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کہاں پیدا ہوئیں؟
- کس سنہ عیسوی میں پیدا ہوئیں؟
- آپ رضی اللہ عنہا کی کنیت کیا تھی؟
- آپ رضی اللہ عنہا کے والد کا کیا نام تھا؟
- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد نے اپنا کاروبار کس کے حوالے کیا؟
- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنا سامانِ تجارت شام لے جانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیوں چنا؟
- غلام میسرہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کن کن خوبیوں سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو آگاہ کیا؟
- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک کتنی تھی؟
- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتنی اولادیں ہوئیں؟ ان کے نام بھی بتائیے۔
- پہلی وحی کے موقع پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کن کلمات کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ڈھارس بندھائی؟
- تبلیغِ اسلام کے سلسلے میں آپ رضی اللہ عنہا نے کیا خدمات انجام دیں؟
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کیا فرمایا کرتے تھے؟
- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کس سنہ نبوی میں وفات پائی؟
- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کس قبرستان میں مدفون ہیں؟
- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زندگی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔ کیسے؟

سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے اور جائزہ لیجیے کہ سبق کے مطلوبہ مقاصد حاصل ہو گئے ہیں۔
پراجیکٹ میں دیا گیا کام ضرور کروائیے۔ یہ کام طلبا کی دلچسپی اور معلومات میں اضافے کا سبب بنے گا۔

حل شدہ مشق

۱۔ تفصیلی سوالات کے جوابات پر طلبا سے جماعت میں تبادلۂ خیال کیجیے ، ان سے زبانی جوابات لیجیے ، مناسب اصلاح کیجیے اور پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ مختصر جوابات :

(i) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد نے ضعیف العمری کی وجہ سے تجارت کا کام اپنی بیٹی کے سپرد کردیا تھا۔

(ii) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ذہانت ، عقل مندی ، تدبیر اور حسنِ انتظام کی وجہ سے اُن کی تجارت ترقی کر رہی تھی۔

(iii) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ان الفاظ میں یاد فرمایا کرتے تھے : ''اللہ کی قسم! مجھے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اچھی بیوی نہیں ملی۔ وہ اس وقت مجھ پر ایمان لائیں جب سب لوگ کافر تھے۔ انھوں نے اس وقت میری تصدیق کی جب سب لوگوں نے مجھے جھٹلایا۔ انھوں نے اپنا مال مجھ پر قربان کردیا جب دوسروں نے مجھے محروم کیا اور اللہ نے مجھے ان سے اولاد عطا فرمائی۔''

(iv) میسرہ ، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ انھوں نے سفرِ تجارت سے واپسی پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کردار کی خوبیوں سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو آگاہ کیا۔

(v) ورقہ بن نوفل تورات اور انجیل کے ماہر عالم تھے۔ ان آسمانی کتابوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی نشانیاں موجود تھیں چنانچہ جب ورقہ بن نوفل نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے پہلی وحی لانے کا واقعہ سنا تو فوراً جان لیا کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بھی اُترا تھا۔ لہٰذا اُنھوں نے فوراً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے کی تصدیق کردی۔

۳۔ درست شخصیات کے نام

(i) خویلد (ii) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا (iii) میسرہ (iv) نفیسہ

مزید مشقیں اور سرگرمیاں

• صحیح اور غلط کی نشاندہی کروائیے۔

(i) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا لقب طاہرہ تھا۔ ☐

(ii) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی عتیق نامی شخص سے ہوئی۔ ☐

(iii) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا سامانِ تجارت بصریٰ لے کر گئے۔ ☐

(iv) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد بھائی کا نام ورقہ بن نوفل تھا۔ ☐

(v) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات سن ۱۲ نبوی میں ہوئی۔ ☐

- خالی جگہیں پُر کروائیے۔

(i) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ________ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ________ سال محصور رہیں۔

(ii) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ________ زوجہ محترمہ تھیں۔

(iii) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ________ میں ہوا۔

(iv) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ________ قبرستان میں مدفون ہیں۔

- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شخصیت پر تقریری مقابلہ منعقد کروائیں۔ اچھی تقریر کرنے والوں کو انعام دیں اور ان کے نام سافٹ بورڈ پر لگائیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی، کردار کی خوبیوں اور اسلام کے لیے آپ کی خدمات سے آگاہ ہوں۔
- ان کی زندگی کو اپنے لیے نمونہ جانیں اور اپنے اندر ان جیسی شجاعت و بہادری، سادگی، عبادت گزاری اور وسعت علمی جیسی صلاحیتیں پیدا کرنے کی ترغیب پائیں۔

امدادی اشیا

- حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اقوال کا چارٹ
- کوفہ کی تصویر یا عراق کا نقشہ جہاں کوفہ شہر کو نمایاں کیا گیا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حکومت کا دارالخلافہ تھا
- چارٹ جس پر "حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی ایک نظر میں" تحریر ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام-۶، صفحہ نمبر ۸۵

طریقۂ تدریس

طلبا کو بتائیے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ بزرگ ہستیاں ہیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیرِ سایہ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہترین رہنمائی میں اپنی زندگیوں کو سنوارا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے فرمایا "اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔" کچھ صحابہ تو ایسے بھی ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے دنیا ہی میں جنت کی بشارت عطا فرمادی۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے ہی جاں نثاروں میں ایک نام حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بھی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد، چچا زاد بھائی، بچّوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے، فاتحِ خیبر اور مسلمانوں کے چوتھے خلیفۂ راشد ہیں۔ آج ہم ان ہی کے حالاتِ زندگی، ان کی شخصیت اور اسلام کے لیے ان خدمات کا جائزہ لیں گے اور ان کی زندگی اور شخصیت کو اپنے لیے مشعلِ راہ بنائیں گے۔

اعلانِ سبق کے بعد عنوان اور ذیلی عنوانات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ سبق کے تمام پیراگراف کو باری باری طلبا سے پڑھوائیے اور ان کی وضاحت کیجیے۔ تاریخی کتب اور انٹرنیٹ سے مزید معلومات فراہم کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر درج کیجیے۔ سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کرتے ہوئے تدریس کے مطلوبہ مقاصد کے حصول کو یقینی بنائیے۔

دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیے جا سکتے ہیں :

- حضرت علی رضی اللہ عنہ کا لقب کیا تھا؟
- آپ رضی اللہ عنہ کی پیدائش کب ہوئی؟
- جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کفالت کا ذمہ لیا تو اس وقت ان کی عمر کتنی تھی؟
- قبولِ اسلام سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ کی زندگی کیسی تھی؟
- قبولِ اسلام کے وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر کتنی تھی؟
- حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شخصیت کی نمایاں خوبیاں کیا کیا تھیں؟
- آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہجرتِ مدینہ کے موقع پر قریشِ مکہ کی امانتوں کا امین کس کو بنایا؟
- حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بہادری کا کوئی واقعہ سنائیے۔
- حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابوتراب کہنے کی کیا وجہ تھی؟
- حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت کتنے عرصے پر محیط ہے؟
- حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کس سنہ ہجری میں ہوئی؟

حل شدہ مشق

۱۔ تفصیلی سوالات کے جوابات پر طلبا سے جماعت میں تبادلۂ خیال کیجیے ، ان سے زبانی جوابات لیجیے ، مناسب اصلاح کیجیے اور پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ مختصر جوابات :

(i) جناب ابو طالب کے دو بیٹوں کی کفالت کی ذمہ داری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے لی تھی۔

(ii) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔

(iii) غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ لشکر کے ساتھ نہیں گئے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انھیں عورتوں اور بچّوں کی حفاظت کے لیے مدینہ میں چھوڑ دیا تھا۔

(iv) طلبا اپنی پسند کے اقوال لکھیں۔

۳۔ خالی جگہوں کے جوابات :

(i) حیدرِ کرار (ii) ۱۰ (iii) چچازاد (iv) حضرت علی رضی اللہ عنہ (v) کوفہ

۴۔ صحیح اور غلط کی نشاندہی :

(i) صحیح (ii) صحیح (iii) غلط (iv) صحیح (v) غلط

- طلبا سے پراجیکٹ پر کام کروائیے یہ کام ان کے لیے دلچسپی اور مزید معلومات کا باعث ہوگا۔ بلاگ پر شائع ہونے اور انعام ملنے سے ان کی حوصلہ افزائی ہوگی۔

مزید مشقیں اور سرگرمیاں

- حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کا واقعہ کہانی کی صورت میں لکھوائیے۔
- طلبا کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی ،شخصیت اور کارناموں کے حوالے سے سوالات و جوابات کے کارڈ بنائیے۔ اس کے لیے لائبریری میں سیرت کی کتابوں یا انٹرنیٹ سے مدد لی جا سکتی ہے۔معلومات طلبا کو فراہم کیجیے اور طلبا سے کہیے کہ وہ سیرت کی کتابوں اور دینی ذرائع سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مزید معلومات اکٹھی کریں۔ پھر طلبا کے درمیان ایک کوئز پروگرام رکھیے۔ جیتنے والی ٹیم کو انعام دیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کا واقعہ	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اقوال
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت ایک نظر میں

سیّد علی ہجویری حضرت داتا گنج بخشؒ

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- اولیا اللہ کے حالاتِ زندگی، ان کے تقویٰ اور اسلام کے لیے ان کی خدمات سے آگاہ ہوں۔
- اولیا اللہ کی زندگی کو اپنے لیے مشعلِ راہ بنانے کی ترغیب حاصل کریں۔
- حضرت سیّد علی ہجویریؒ کے حالاتِ زندگی سے واقفیت حاصل کریں۔
- حضرت سیّد علی ہجویریؒ کی تبلیغِ اسلام، تصانیف اور اقوالِ زرّیں سے روشناس ہوں۔
- حضرت سیّد علی ہجویریؒ کی زندگی میں اپنے لیے ہدایت و رہنمائی تلاش کرنے کی طرف راغب ہوں۔

امدادی اشیا

- حضرت سیّد علی ہجویریؒ کے مزار کی تصویر
- حضرت سیّد علی ہجویریؒ کے اقوالِ زرّیں چارٹ پر خوشخط لکھے ہوں
- داتا دربار کمپلیکس میں ہونے والے فلاحی کاموں کی ویڈیو سی ڈی (VCD)
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۶، صفحہ نمبر ۹۳

طریقۂ تدریس

طلبا کو بتایا جائے کہ برصغیر پاک و ہند میں تبلیغِ اسلام کا ایک بڑا فریضہ اولیائے کرام نے انجام دیا۔ انھوں نے اپنے سادہ طرزِ زندگی، عبادت، تقویٰ اور خلوص کی وجہ سے لوگوں کی کثیر تعداد کو اپنا گرویدہ بنالیا اور اسلام کی اصل صورت کو اپنے عملی کردار سے نمایاں کیا۔ ان کے کردار کی اعلیٰ خوبیوں کے باعث برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی روشنی دور دور تک پھیل گئی اور کفر و شرک کے اندھیرے چھٹ گئے۔ ان بزرگانِ دین کے ہاتھوں ہزاروں، لاکھوں لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ انھیں برگزیدہ ہستیوں میں ایک نام حضرت سیّد علی ہجویری داتا گنج بخشؒ کا بھی ہے۔ آج کا سبق ان ہی کے حالاتِ زندگی اور تبلیغِ اسلام کے لیے اُن کی کاوشوں کے بارے میں ہے۔

اعلانِ سبق کے بعد سبق کا عنوان اور ذیلی عنوانات تختۂ تحریر پر درج کیجیے۔ طلبا کو حضرت داتا گنج بخشؒ کے حالاتِ زندگی کہانی کے انداز میں سنائیے تاکہ سبق میں ان کے لیے دلچسپی پیدا ہو۔ امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے۔

سبق کی وضاحت کے دوران درج ذیل سوالات کیے جا سکتے ہیں :

- حضرت داتا گنج بخشؒ کا تعلق کس ملک اور شہر سے تھا؟
- حضرت داتا گنج بخشؒ کا پورا نام کیا تھا؟ نیز آپ ہجویری کیوں کہلائے؟
- حضرت داتا گنج بخشؒ نے کن کن علوم میں مہارت حاصل کی؟
- زیارتِ نبوی ﷺ سے متعلق حضرت داتا گنج بخشؒ کا خواب بیان کریں۔
- انھوں نے کس کے حکم پر لاہور کو اپنا مرکز بنایا؟
- لاہور پہنچنے کے بعد انھوں نے کیا کیا کام کیے؟
- انھیں گنج بخش کا خطاب کب اور کیوں ملا؟
- حضرت داتا گنج بخشؒ کی چند تصانیف کے نام بتائیے۔
- سب سے زیادہ شہرت حضرت داتا گنج بخشؒ کی کس تصنیف کو ملی؟
- انھوں نے کشف المحجوب میں کیا حقائق بیان کیے ہیں؟
- حضرت داتا گنج بخشؒ کا مزار کہاں ہے؟ کیا آپ نے دیکھا ہے؟
- حضرت داتا گنج بخشؒ کے اقوالِ زرّیں میں چند اقوال سنائیے۔
- حضرت داتا گنج بخشؒ کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ اور مطلوبہ مقاصد کا جائزہ لیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ تفصیلی سوالات کے جوابات پر طلبا سے جماعت میں تبادلۂ خیال کیجیے، ان سے زبانی جوابات لیجیے، مناسب اصلاح کیجیے اور پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ درست جوابات:

(i) جنیدیہ (ii) افغانستان (iii) ابوالفضلؒ

(iv) محمود غزنوی (v) کشف المحجوب

۳۔ خانوں میں لکھے جانے والے نام:

(i) فرغانہ، خراسان، ماوراء النہر، شام

(ii) کشف المحجوب، الرعایۃ بحقوق اللہ، کشف الاسرار، منہاج الدین، البیان لاہل العیان

(iii) حضرت ابو الفضل بن حسین ختلیؒ، شیخ ابو القاسم گرگانیؒ، ابو الخیر

(iv) حرام لقمے سے بچو، راز افشا نہ کرو اور نماز کو نہ بھولو، جہاں بے عزتی ہو وہاں نہ جاؤ۔

(v) داتا دربار کمپلیکس میں مرکز معارف اولیاء اور جامعہ ہجوریہ جیسے تحقیقی اور علمی ادارے کام کر رہے ہیں۔ صحت و سماجی بہبود، داتا دربار ہسپتال کے علاوہ دستکاری اور جہیز کی تقسیم کے ادارے بھی عوام کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

مزید مشقیں اور سرگرمیاں

- صحیح اور غلط کی نشاندہی کروائیے۔

(i) حضرت داتا گنج بخشؒ کے والد کا نام عثمان تھا۔ ☐

(ii) حضرت داتا گنج بخشؒ سے پہلے شاہ حسین زنجانی لاہور میں تبلیغ کر رہے تھے۔ ☐

(iii) اُن دنوں لاہور کا گورنر گلاب سنگھ تھا۔ ☐

(iv) حضرت داتا گنج بخشؒ کی مشہور تصنیف کشف الاسرار ہے۔ ☐

(v) حضرت داتا گنج بخشؒ کا مزار سیہون شریف میں ہے۔ ☐

تختۂ نرم کی تجاویز

حضرت سیّدعلی ہجویریؒ کے اقوالِ زرّیں

- سخاوت وہ ہے جو بغیر احسان کے کی جائے۔
- زکوٰۃ ادا کرنا اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرنا ہے۔
- حق بات کہنا خاموش رہنے سے بہتر ہے اور بیہودہ گوئی سے چپ رہنا بہتر ہے۔
- ایثار اور قربانی انسان کو مرنے کے بعد بھی زندہ رکھتی ہے۔

حضرت سیّدعلی ہجویریؒ کی چند تصانیف

- کشف المحجوب
- الرعایۃ بحقوق اللہ
- کشف الاسرار
- منہاج الدین
- البیان لاہل العیان

حضرت سیّدعلی ہجویریؒ کے حالاتِ زندگی

حضرت سیدعلی ہجویریؒ کا مزار

طارق بن زیاد

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- طارق بن زیاد جیسی عظیم تاریخی شخصیت سے متعارف ہوجائیں۔
- طارق بن زیاد کے بحیثیت عظیم جرنیل و فاتح، کارناموں سے روشناس ہوں۔
- طارق بن زیاد کی شخصیت کو اپنے لیے رول ماڈل بنانے کی ترغیب حاصل کریں۔
- سبق کی مدد سے مشقی سوالات حل کرسکیں، لائبریری اور انٹرنیٹ کی مدد سے طارق بن زیاد کے کارناموں پر مضمون تحریر کرسکیں۔

امدادی اشیا

- ملٹی میڈیا پر طارق بن زیاد پر بننے والی فلم دکھانے کا اہتمام
- اسپین کا نقشہ اور ان علاقوں کی نشاندہی جہاں سے طارق بن زیاد کی فوج گزری اور جن علاقوں کو فتح کیا
- اسپین کے مشہور شہروں کی تصاویر
- کتاب: سلام - ٦، صفحہ نمبر ٩٩

طریقۂ تدریس

تختۂ تحریر پر طارق بن زیاد سے متعلق چند اشارات درج کیجیے یا ان اشارات کے فلیش کارڈز طلبا کو دکھائیے اور شخصیت بوجھنے کے لیے کہیے۔

- موسیٰ بن نصیر کے آزاد کردہ غلام
- بربرنسل سے تعلق
- فاتحِ اسپین
- جبل الطارق

اعلانِ سبق کے بعد سبق کا عنوان، ذیلی عنوانات تختۂ تحریر پر تحریر کیجیے۔ سبق کی وضاحت کہانی کے انداز میں کرتے ہوئے امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے۔ دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیجیے اور اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھتے جائیے۔

- طارق بن زیاد کا نام مسلمانوں کی تاریخ میں سنہری الفاظ میں لکھے جانے کے قابل ہے۔ کیوں؟
- طارق بن زیاد کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
- اُن دنوں اندلس کا بادشاہ کون تھا؟
- کس سنہ عیسوی میں طارق بن زیاد اندلس کی فتح کے لیے روانہ ہوئے؟
- راڈرک کی فوج کی تعداد کیا تھی؟
- اندلس کی فتح کے لیے کون سا بڑا معرکہ اہم ہے؟
- طارق بن زیاد نے اپنی فوج کا حوصلہ کن الفاظ میں بلند کیا؟
- طارق بن زیاد یورپ کی طرف پیش قدمی کیوں نہ کر سکے؟
- طارق بن زیاد کس سنہ عیسوی میں اس دنیا سے رخصت ہوئے؟

حل شدہ مشق

۱۔ تفصیلی سوالات کے جوابات پر طلبا سے جماعت میں تبادلۂ خیال کیجیے، ان سے زبانی جوابات لیجیے، مناسب اصلاح کیجیے اور پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ مختصر جوابات:

(i) اندلس میں مسلم فوج کے بارے میں یہ افواہیں پھیلنا شروع ہوگئیں کہ افریقہ سے وحشی آدم خور مسلمانوں کی فوج آئی ہے۔

(ii) طارق بن زیاد نے پہلے اپنے ایک بربر کمانڈر طریف بن مالک کو ۵۰۰ آدمیوں کے ساتھ اندلس کی مہم پر بھیجا۔

(iii) طارق بن زیاد کی فوج کاؤنٹ جولیان کے بحری جہازوں میں اندلس پہنچی تھی۔

(iv) چرچ نے یہودیوں کو غدار اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مخالف قرار دے کر تمام مال و اسباب ضبط کر لیے اور انھیں غلام بنا لینے کے احکامات جاری کر دیے تھے اسی لیے یہودی مسلمانوں کو اپنا نجات دہندہ سمجھ رہے تھے۔

(v) موسیٰ بن نصیر شمالی افریقہ کے گورنر تھے۔

۳۔ اشارات کی مدد سے درست نام:

(i) جبل الطارق	(ii) دریائے گوڈلیک	(iii) اسپین (اندلس)
(iv) عبدالعزیز	(v) طارق بن زیاد	

مزید مشقیں اور سرگرمیاں

- صحیح اور غلط کی نشاندہی کروائیے۔

(i) طارق بن زیاد ولید بن عبدالملک کے نائب تھے۔ ☐

(ii) موسیٰ بن نصیر والیٔ افریقا تھے۔ ☐

(iii) راڈرک کے ظلم وستم سے پریشان چند مسلمان عرب میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے۔ ☐

(iv) راڈرک بادشاہ بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ ☐

(v) اسپین کے بعد فرانس پر بھی مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔ ☐

- پراجیکٹ

اسلامی تاریخ کی کتابوں اور انٹرنیٹ کی مدد سے طلبا کو درج ذیل موضوعات پر مضامین لکھنے کے لیے دیجیے۔

(i) طارق بن زیاد ایک عظیم جرنیل

(ii) طارق بن زیاد کی شاندار فتوحات

(iii) طارق بن زیاد تاریخ کے آئینے میں

(iv) اچھے مضامین بلاگ پر شائع کروائیے۔

- ''طارق بن زیاد'' پر ایک تقریری مقابلہ منعقد کروائیے۔
- ایک طالبِ علم کو طارق بن زیاد کے بہروپ میں کھڑا کیجیے اور دوسرا طالبِ علم اس کے بارے میں معلومات سے آگاہ کرے۔
- طارق بن زیاد پر بننے والی فلم ملٹی میڈیا پر طلبا کو دکھائیے۔
- کتاب کے اختتام پر تمام اسباق میں سے سوال و جواب ترتیب دیئے جائیں اور پھر طلبا کے درمیان کوئز مقابلہ کروایا جائے تاکہ کتاب کا اعادہ ہو سکے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

اسپین کا نقشہ

طارق بن زیاد کا خطبہ

اسپین کے مشہور شہروں کے نام اور تصاویر

طلبا کی تحاریر